

# لاودیکہ - نمبر ایک

وادی رویا کے لیے اشعیاء کی بربادی کی پیشین گوئی

Jeff Pippenger

2023-08-14

رویا کی وادی کا بار۔ اب تجھے کیا ہوا ہے کہ تو بالکل چہتوں پر چڑھ گیا ہے؟ تو جو شور و شغب سے بھرا ہوا ہے، ہنگامہ خیز شہر، شادمان شہر! تیرے مقتول نہ تلوار سے مارے گئے ہیں، نہ لڑائی میں ہلاک ہوئے ہیں۔ تیرے سب سردار اکٹھے بھاگ گئے ہیں، تیرانداڑوں نے انہیں باندھ لیا ہے؛ جو جو تیرے اندر پائے گئے وہ سب کے سب مل کر باندھے گئے ہیں—وہی جو دور سے بھاگ نکلے تھے۔ اس لیے میں نے کہا، مجھ سے منہ پھیر لو؛ میں تلخی سے روؤں گا؛ مجھے تسلی دینے کی کوشش نہ کرو، کیونکہ میری قوم کی بیٹی کی غارت گری کے سبب۔ کیونکہ یہ رویا کی وادی میں خداوند رب الافواج کی طرف سے مصیبت اور پامالی اور پریشانی کا دن ہے—فصلوں کے توڑے جانے کا، اور پہاڑوں کی طرف فریاد کا۔ یسعیاہ 5-22:1۔

کتاب اشعیاء میں لفظ "بوجھ" اٹھارہ بار آیا ہے۔ ان میں سے گیارہ حوالہ جات براہ راست تباہی کی پیشگوئیوں کی نشان دہی کرتے ہیں، اور باقی سات حوالہ جات میں "بوجھ" سے مراد وہ چیز ہے جو کندھے پر اٹھائی جاتی ہے۔ ان میں سے صرف ایک حوالہ ایسا ہے جس میں "بوجھ" سے مراد کندھے پر اٹھائی جانے والی چیز بھی ہے اور وہ تباہی کی پیشگوئی بھی ہے۔ میں اسی ایک حوالہ پر بات کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں جس میں عبرانی لفظ کسی اٹھائی جانے والی چیز کی نشان دہی کرتا ہے لیکن وہ تباہی کی پیشگوئی بھی ہے، اس لیے میں ابتدا ہی سے یہ امتیاز واضح کر رہا ہوں، اگرچہ ہم ان حقائق کی طرف بعد میں لوٹیں گے۔

اس باب میں "وادی رؤیا" کی تعریف مبہم نہیں ہے، کیونکہ اسے "شہر داؤد" اور "یروشلم" کے طور پر متعین کیا گیا ہے۔ "وادی رؤیا" دانی ایل کے باب گیارہ کی آخری چھ آیات کی تاریخ کے دوران لاودیکائی ایڈونٹسٹ تحریک کی طرف اشارہ ہے۔ یسعیاہ نے اس ہلاکت کا پس منظر باب بیس میں پیش کی گئی تاریخ کے ذریعے قائم کیا، جہاں وہ آشوری بادشاہ کی جانب سے دنیا کی بتدریج تسخیر کو بیان کرتا ہے، جس نے ترتان نامی ایک فوجی سپہ سالار کو مصر میں اشدود نامی ایک شہر پر قبضہ کرنے کے لیے بھیجا تھا۔

اتوار کے قانون کی نشان دہی دانی ایل باب گیارہ کی آیت اکتالیس میں کی گئی ہے، جہاں ان تین گروہوں کی بھی نشان دہی ہے جو اتوار کے قانون کے نفاذ کے وقت پاپائیت کے ہاتھ سے "بچ نکلتے" ہیں۔

اس سال جب ترتن اشدود آیا (جب بادشاہ آشور سرجون نے اسے بھیجا تھا) اور اس نے اشدود سے لڑ کر اسے لے لیا؛ اسی وقت خداوند نے آموص کے بیٹے اشعیاء کی معرفت فرمایا: جا، اپنی کمر سے ٹاٹ کھول دے اور اپنے پاؤں سے جوتا اتار دے۔ سو اس نے ایسا ہی کیا اور ننگا اور ننگے پاؤں چلتا رہا۔ اور خداوند نے فرمایا: جس طرح میرے بندہ اشعیاء نے تین برس تک مصر اور حبشہ کے حق میں علامت اور عجبہ کے طور پر ننگا اور ننگے پاؤں چل کر دکھایا، اسی طرح بادشاہ آشور مصریوں کو قیدی اور حبشیوں کو اسیر کر کے، چھوٹے بڑے سب کو، ننگا اور ننگے پاؤں، حتیٰ کہ ان کی سرین کھلی ہوئی، مصر کے لیے رسوائی کے ساتھ، لے جائے گا۔ اور وہ حبشہ سے، جس پر ان کی امید ہے، اور مصر سے، جو ان کی شان ہے، ڈریں گے اور شرمندہ ہوں گے۔ اور اس جزیرہ کا باشندہ اس دن کہے گا: دیکھو، یہی تو ہماری امید تھی، جس کے پاس ہم مدد کے لیے بھاگتے تھے کہ ہمیں بادشاہ آشور کے ہاتھ سے چھڑایا جائے؛ پھر ہم کیوں کر بچیں؟ اشعیاء 6-20:1۔

جزیرے کے باشندوں کی طرف سے اٹھایا گیا سوال یہ ہے کہ وہ شاہ اشور سے کیسے نجات پائیں، جسے دانی ایل باب گیارہ میں 'شمال کا بادشاہ' بھی کہا گیا ہے۔

وہ [شمال کا بادشاہ] فخر کی سرزمین میں بھی داخل ہوگا، اور بہت سے ممالک زیر و زبر کر دیے جائیں گے؛ لیکن یہ اس کے ہاتھ سے بچ نکلیں گے: یعنی ادوم، موآب اور بنی عمون کے سردار۔ دانی ایل 11:41

اس آیت میں ریاستہائے متحدہ میں اتوار کے قانون کی نشاندہی کی گئی ہے، اور دانی ایل کے اس مقام میں کچھ لطیف پہلو بھی ہیں جو غور کے قابل ہیں۔ دانی ایل باب گیارہ کی آیات چالیس تا تینتالیس میں لگاتار تین آیات ہیں جو سب "ممالک" کی نشاندہی کرتی ہیں۔ آیت چالیس میں، سابق سوویت یونین کی نمائندگی کرنے والے ممالک کو 1989 میں پاپائیت اور ریاستہائے متحدہ کے ہاتھوں بہا دیا گیا۔ جدید مؤرخین اس حقیقت کی تصدیق کرتے ہیں۔

پھر آیت بیالیس میں ہمیں لفظ "countries" ملتا ہے جو کرہ ارض کے تمام ممالک کی نمائندگی کرتا ہے، جب شمال کا بادشاہ (پاپائیت) مصر پر قبضہ کرتا ہے، جو پوری دنیا کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ باریکیوں میں سے ایک ہے۔ ان تین آیات کے بارے میں جس دوسری باریکی کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کا تعلق لفظ "escape" سے ہے جو آیت اکتالیس میں بھی آیا ہے اور پھر آیت بیالیس میں بھی۔ یہ عبرانی کے دو مختلف الفاظ ہیں، اگرچہ دونوں کا ترجمہ "escape" ہی کیا گیا ہے۔ آیت بیالیس میں "escape" کے طور پر ترجمہ کیا گیا عبرانی لفظ کا مطلب ہے نجات نہ ملنا، کیونکہ جب "kings" kings جو اقوام متحدہ کی نمائندگی کرتے ہیں، اس بات پر راضی ہو جاتے ہیں کہ اپنی ایک عالمی حکومت پاپائی درندے کے اختیار کے حوالے کر دیں، تو کوئی بچ نکلنے کا راستہ نہیں—کوئی نجات نہیں۔

اور وہ دس سینگ جو تو نے دیکھے، دس بادشاہ ہیں جنہوں نے ابھی تک بادشاہی نہیں پائی؛ لیکن درندہ کے ساتھ ایک گھڑی کے لیے بادشاہوں کی مانند اختیار پائیں گے۔ یہ ایک ہی رائے رکھتے ہیں، اور اپنی قدرت اور قوت درندہ کو دے دیں گے۔ یہ برہ سے جنگ کریں گے، اور برہ ان پر غالب آئے گا، کیونکہ وہ خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے؛ اور جو اس کے ساتھ ہیں وہ بلائے ہوئے، برگزیدہ اور وفادار ہیں۔ اور اس نے مجھ سے کہا، وہ پانی جنہیں تو نے دیکھا جہاں وہ فاحشہ بیٹھی ہے، لوگ اور ہجوم اور قومیں اور زبانیں ہیں۔ اور وہ دس سینگ جو تو نے درندہ پر دیکھے، یہی فاحشہ سے عداوت رکھیں گے، اور اسے ویران اور ننگی کر دیں گے، اور اسی کا گوشت کھائیں گے اور اُسے آگ سے جلا دیں گے۔ کیونکہ خدا نے ان کے دلوں میں ڈال دیا ہے کہ وہ اس کی مراد پوری کریں، اور ایک رائے ہوں، اور اپنی بادشاہی درندہ کو دے دیں، جب تک خدا کے کلام پورے نہ ہو جائیں۔ مکاشفہ 17:12-17۔

ان "دس بادشاہوں" کا خدا کے کلام میں بار بار ذکر ملتا ہے۔ ایلیاہ کی کہانی میں اسرائیل کا بادشاہ احاب دس قبائل کا سربراہ تھا، اور اس کی شادی ایزبل سے ہوئی تھی۔ ایزبل دنیا کے آخر میں پاپائیت ہے، ایلیاہ تیسرے فرشتے کے پیغام کے پیام رساں ہیں اور احاب دس بادشاہوں کے اتحاد کا سربراہ ہے۔ اتوار کے قانون کی نبوی تاریخ کے دوران احاب اقوام متحدہ کے قائد کی حیثیت سے ریاست ہائے متحدہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ جب مصر آشور کے ہاتھوں فتح ہو جاتا ہے، تو دانی ایل باب 11 آیت 42 میں شمال کا بادشاہ ابھی ابھی دس بادشاہوں کو اس بات پر مجبور کر چکا ہوتا ہے کہ وہ اپنی بادشاہی پاپائی اقتدار کے سپرد کر دیں۔

جیسے جیسے ہم آخری بحران کے قریب آتے ہیں، یہ نہایت اہم ہے کہ خداوند کے آلہ کاروں کے درمیان ہم آہنگی اور اتحاد موجود ہو۔ دنیا طوفان، جنگ اور اختلاف سے بھری ہوئی ہے۔ تاہم ایک سربراہ — پاپائی اقتدار — کے ماتحت، لوگ اُس کے گواہوں کی صورت میں خدا کی مخالفت کرنے کے لیے متحد ہو جائیں گے۔ یہ اتحاد اس عظیم مرتد کے ذریعے پختہ کیا جاتا ہے۔ جب وہ سچائی کے خلاف جنگ میں

اپنے کارندوں کو متحد کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ اس کے علمبرداروں کو تقسیم اور منتشر کرنے کے لیے بھی کام کرے گا۔ حسد، بدگمانی، بدگوئی — ان سب کو وہ اختلاف اور تفرقہ پیدا کرنے کے لیے بھڑکاتا ہے۔ شہادتیں، جلد 7، صفحہ 182۔

آیت اکتالیس میں ہمیں لفظ "بچ نکلنا" ملتا ہے اور آیت بیالیس میں بھی "بچ نکلنا" ملتا ہے، لیکن یہ عبرانی کے دو مختلف الفاظ ہیں۔ آیت اکتالیس میں جس لفظ کا ترجمہ "بچ نکلنا" کیا گیا ہے، اس کا معنی یوں بچ نکلنا ہے جیسے پھسل کر نکل جانا۔ یہی وہ لفظ ہے جس کا ترجمہ "بچ نکلنا" یسعیاہ باب بیس کی آیت چھ میں کیا گیا ہے۔ "اُس دن" "اس جزیرے کا باشندہ" پوچھتا ہے کہ وہ اشوری سے کیسے بچ نکلے، جو "اُس دن" دنیا کو بتدریج فتح کر رہا ہے، جیسا کہ دانی ایل باب گیارہ اور کلام مقدس کی دیگر کئی آیات میں دکھایا گیا ہے۔

دانیال باب 11 آیت 41 میں، جب پاپائیت — جسے دانیال 'شمال کا بادشاہ' اور اشعیا 'اشوری' کے طور پر پیش کرتے ہیں — 'ارض جلال'، جو ریاستہائے متحدہ کی نمائندگی کرتی ہے، کو فتح کر رہی ہوتی ہے، وہاں دو گروہوں کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

وہ جلالی سرزمین میں بھی داخل ہوگا، اور بہت سے ملک الٹ دیے جائیں گے؛ لیکن یہ اُس کے ہاتھ سے بچ نکلیں گے: یعنی ادوم، موآب، اور بنی عمون کے سردار۔ دانی ایل 11:41۔

ایک تو وہ "بہت سے" ہیں جو الٹ دیے جاتے ہیں اور دوسرا گروہ "ادوم، موآب اور بنی عمون کے سردار" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ قانون اتوار کے وقت، مکاشفہ اٹھارہ باب کی چوتھی آیت اُن لوگوں کو جو ابھی تک بابل میں ہیں "نکل آؤ" کہہ کر پکارتی ہے۔

اور میں نے آسمان سے ایک اور آواز سنی، جو کہتی تھی: اے میری قوم، اس میں سے نکل آؤ تاکہ تم اس کے گناہوں میں شریک نہ بنو اور اس کی آفتوں میں سے کچھ بھی نہ پاؤ۔ مکاشفہ 18:4۔

ادوم، موآب اور بنی عمون کا سردار — یہ وہ ہیں جو چالاکي سے فرار حاصل کرتے ہیں، جیسے کتاب اشعیا باب بیس میں جزیرے کے لوگ ایسا کرنے کی امید رکھتے ہیں۔

آیت اکتالیس میں جس دوسرے پہلو کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ آیت چالیس، اکتالیس اور بیالیس میں ہمیں لفظ "countries" ملتا ہے، لیکن آیت اکتالیس میں یہ ایک شامل کیا گیا لفظ ہے، دانیال کے اصل الفاظ میں نہیں ہے اور اس کا وہاں محل نہیں ہے۔ سوویت یونین کے زوال پر آیت چالیس کی تکمیل میں بہت سے ممالک کی حکومتیں الٹ دی گئیں اور جب پاپائیت اقوام متحدہ پر قبضہ کر لیتی ہے تو بہت سے ممالک زیر تسلط آ جاتے ہیں۔ مگر ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون کے وقت جو "بہت سے" زیر قبضہ جاتے ہیں وہ بہت سے ممالک نہیں ہوتے؛ وہ صرف سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ ہی ہو سکتے ہیں۔

اگر آپ کے سامنے حق کی روشنی پیش کی گئی ہے، جو چوتھی وصیت کے سبت کو ظاہر کرتی ہے، اور دکھاتی ہے کہ اتوار کی پابندی کے لیے کلام خدا میں کوئی بنیاد نہیں، اور پھر بھی آپ جھوٹے سبت سے چمٹے رہتے ہیں، اُس سبت کو مقدس رکھنے سے انکار کرتے ہیں جسے خدا 'میرا مقدس دن' کہتا ہے، تو آپ حیوان کا نشان حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ کب واقع ہوتا ہے؟ جب آپ اُس فرمان کی اطاعت کرتے ہیں جو آپ کو اتوار کے دن محنت مزدوری چھوڑے اور خدا کی عبادت کرنے کا حکم دیتا ہے، جبکہ آپ جانتے ہیں کہ بائبل میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جو دکھائے کہ اتوار ایک عام کام کے دن کے سوا کچھ اور ہے، تو آپ حیوان کا نشان قبول کرنے پر رضامند ہوتے ہیں اور خدا کی مہر کو ٹھکراتے ہیں۔ ریویو اینڈ بیرالڈ، 13 جولائی، 1897۔

سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کا کوئی بھی رکن جب پہلی مرتبہ چرچ کا بیتسمہ یافتہ رکن بنتا ہے تو وہ سبت کی تعلیم کو قبول کرتا ہے، اور سبت کے بارے میں "حق کی روشنی" کے مطابق اسے جواب دہ

ٹھہرایا جاتا ہے۔

سبت کی تبدیلی، کلیسائے روم کے اختیار کی نشانی یا علامت ہے۔ جو لوگ چوتھے حکم کے تقاضے سمجھتے ہوئے سچے سبت کے بجائے جھوٹے سبت کو منانے کا انتخاب کرتے ہیں، وہ یوں اسی قوت کو تعظیم پیش کرتے ہیں جس کی طرف سے ہی اس کا حکم دیا گیا ہے۔ حیوان کا نشان پاپائی سبت ہے، جسے خدا کے مقرر کردہ دن کی جگہ دنیا نے قبول کر لیا ہے۔

ابھی تک کسی نے حیوان کا نشان حاصل نہیں کیا۔ آزمائش کا وقت ابھی نہیں آیا۔ ہر کلیسیا میں سچے مسیحی موجود ہیں، رومن کیتھولک برادری بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ جب تک لوگوں پر روشنی نہ آجائے اور وہ چوتھی وصیت کی ذمہ داری کو نہ دیکھ لیں، کوئی مجرم ٹھہرایا نہیں جاتا۔ لیکن جب جعلی سبت کو نافذ کرنے کا فرمان جاری ہوگا اور تیسرے فرشتے کی بلند پکار لوگوں کو حیوان اور اس کی شبیہ کی عبادت کے خلاف خبردار کرے گی، تو جھوٹ اور سچ کے درمیان حد فاصل صاف طور پر کھینچ دی جائے گی۔ پھر جو لوگ بدستور نافرمانی میں قائم رہیں گے وہ حیوان کا نشان قبول کریں گے۔

ہم تیزی سے اس دور کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ جب پروٹسٹنٹ کلیسائیں ایک باطل مذہب کی حمایت کے لیے دنیوی اقتدار کے ساتھ متحد ہو جائیں گی، جس کی مخالفت کی پاداش میں ان کے آباؤ اجداد نے شدید ترین مظالم سہے، تب کلیسا اور ریاست کی مشترکہ اختیار سے پاپائی سبت نافذ کیا جائے گا۔ ایک قومی ارتداد ہوگا، جس کا انجام صرف قومی بربادی ہوگا۔ مسودہ 51، 1899ء۔

اتوار کے قانون کے وقت تیسرے فرشتے کی روشنی کے لیے جواب دہ ٹھہرائے جانے والے صرف سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹس ہوں گے، کیونکہ اسی وقت ایڈونٹزم سے باہر والوں کے سامنے تیسرے فرشتے کا امتحان پیش کیا جائے گا۔ اتوار کے قانون کے وقت جو "بہت سے" گرا دیے جائیں گے وہ لاودیکیائی ایڈونٹسٹس ہیں، کیونکہ "عدالت خدا کے گھر سے شروع ہوتی ہے"۔

پس آخری اول ہوں گے اور اول آخری؛ کیونکہ بہت سے بلائے جاتے ہیں، مگر تھوڑے برگزیدہ ہوتے ہیں۔  
متی 20:16

یسعیاہ پاپائیت کے دنیا پر بتدریج غلبہ پانے کے بارے میں مصر اور حبشہ کے لیے ایک "نشان اور عجبہ" ہے۔ مصر اقوام متحدہ ہے؛ حبشہ ریاست ہائے متحدہ ہے اور آشور پاپائیت ہے۔ اس نبوی تاریخ کے پس منظر میں یسعیاہ تباہی کی سلسلہ وار پیشگوئیاں پیش کرنا شروع کرتا ہے۔ باب ہائیس لاودیکیوں کے بارے میں ہے جو اتوار کے قانون کے وقت الٹ دیے جاتے ہیں، اور فلادلفیہ کے لوگ جو "ادوم، موآب اور بنی عمون کے سردار" کو بابل سے باہر بلاتے ہیں۔

لاودیکیائی ایڈونٹسٹ ازم میں نجات پانے کے لیے ضروری کردار کی کمی ہے، اور اتوار کے قانون کے وقت وہ خداوند کے منہ سے اُگل دیے جاتے ہیں۔ میں اس حقیقت کا ذکر صرف اگلا نکتہ نمایاں کرنے کے لیے کرتا ہوں۔ یسعیاہ باب ہائیس لاودیکیہ کے کھو جانے کی ایک اور وجہ پیش کرتا ہے، کیونکہ ہلاکت کی پیشن گوئی "رویا" کی وادی کے خلاف ہے۔ عبرانی زبان کے دو بنیادی الفاظ ہیں جن کا ترجمہ "رویا" کیا جاتا ہے۔ ایک واقعات کی نبوی ترتیب کی نمائندگی کرتا ہے اور دوسرا مسیح کی روپا کی۔ ایک کلیسیا سے باہر کا ہے اور دوسرا کلیسیا کے اندر کا۔ باب ہائیس میں جو لفظ آیا ہے وہ نبوی واقعات کی نمائندگی کرنے والی روپا کے لیے ہے، اور یہی لفظ کتاب امثال میں "روپا" کے طور پر ترجمہ ہوا ہے۔

جہاں روپا نہ ہو، وہاں قوم ہلاک ہو جاتی ہے؛ لیکن جو شریعت کی پاسداری کرتا ہے، وہ مبارک ہے۔  
امثال 29:18

"وادی روپا کا بار" ایک ایسی نبوت ہے جو دنیا کے انجام پر خدا کی کلیسیا میں عبادت گزاروں کے دو طبقوں کی نشاندہی کرتی ہے۔ ایک طبقہ، جس کی نمائندگی شینا کرتا ہے، لاودیکیہ ہے، اور دوسرا

طبقہ، جس کی نمائندگی حلقیہ کے بیٹے الیاقیم کرتا ہے، فلادلفیہ ہے۔ اس باب میں ان دونوں طبقوں کے درمیان امتیاز یقیناً وہی ہے جو دس کنواریوں کی تمثیل میں ہے۔ آدھی رات کو ایک طبقے کے پاس تیل ہوتا ہے اور دوسرے کے پاس نہیں ہوتا۔ "تیل" بطور علامت اس سیاق و سباق کے مطابق مختلف حقائق کی نمائندگی کرتا ہے جس میں وہ پایا جاتا ہے، لیکن اشعیا ہائیس میں دس کنواریوں کے "تیل" کو لفظ "رؤیا" سے بیان کیا گیا ہے۔ ایک طبقے کے پاس "تیل" ہے اور دوسرے کے پاس نہیں۔

خداوند تمام زمین کے پاس کھڑے ممسوحین کو وہ مرتبہ حاصل ہے جو کبھی شیطان کو بطور سایہ کرنے والا کروی دیا گیا تھا۔ اپنے تخت کے گرد موجود مقدس ہستیوں کے وسیلے سے، خداوند زمین کے باشندوں کے ساتھ مسلسل رابطہ برقرار رکھتا ہے۔ سنہری تیل اُس فضل کی نمائندگی کرتا ہے جس سے خدا ایمانداروں کے چراغوں کو برابر بھرتا رہتا ہے، تاکہ وہ ٹمٹمائیں نہیں اور بجھ نہ جائیں۔ اگر یہ مقدس تیل آسمان سے روح خدا کے پیغامات کی صورت میں نہ اُنڈیلا جاتا، تو بدی کی قوتوں کو انسانوں پر پوری طرح اختیار حاصل ہو جاتا۔

جب ہم اُن پیغامات کو قبول نہیں کرتے جو وہ ہمیں بھیجتا ہے تو خدا کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ یوں ہم اُس سنہری تیل کو ٹھکرا دیتے ہیں جسے وہ ہماری روحوں میں اُنڈیلنا چاہتا ہے تاکہ تاریکی میں بیٹھنے والوں تک پہنچایا جائے۔ جب یہ پکار اُٹے گی، 'دیکھو، دولہا آ رہا ہے؛ اس سے ملنے کے لیے باہر نکل آؤ،' تو جنہوں نے مقدس تیل حاصل نہیں کیا، جنہوں نے اپنے دلوں میں مسیح کے فضل کو عزیز نہیں رکھا، وہ نادان کنواریوں کی مانند پائیں گے کہ وہ اپنے خداوند سے ملنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ان میں خود تیل حاصل کرنے کی طاقت نہیں، اور ان کی زندگیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر ہم خدا سے روح القدس مانگیں، اگر ہم موسیٰ کی طرح التجا کریں، 'مجھے اپنا جلال دکھا،' تو خدا کی محبت ہمارے دلوں میں اُنڈیلی جائے گی۔ سنہری نلکوں کے وسیلے سنہری تیل ہم تک پہنچایا جائے گا۔ 'نہ قوت سے، نہ طاقت سے، بلکہ میری روح سے، رب الافواج فرماتا ہے۔' آفتاب صداقت کی درخشاں کرنیں قبول کر کے، خدا کے فرزند دنیا میں چراغوں کی طرح روشن ہوتے ہیں۔ ریویو اینڈ پیرالڈ، 20 جولائی، 1897۔

انبیا کی ارواح ایک دوسرے سے متفق ہیں، اور زکریاہ کے دو ممسوح مکاشفہ گیارہ کے دو گواہ بھی ہیں۔

دو گواہوں کے بارے میں نبی مزید فرماتا ہے: 'یہ دو زیتون کے درخت اور دو چراغ دان ہیں جو زمین کے خدا کے حضور کھڑے ہیں۔' 'تیرا کلام،' زبور نویس نے کہا، 'میرے پاؤں کے لیے چراغ اور میری راہ کے لیے روشنی ہے۔' مکاشفہ 11:4؛ زبور 119:105۔ یہ دو گواہ عہد عتیق اور عہد جدید کے صحیفوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ دونوں شریعتِ خدا کے منشأ اور اس کے دوام کے بارے میں اہم گواہیاں ہیں۔ دونوں منصوبہ نجات کی بھی گواہ ہیں۔ عہد عتیق کے نمونے، قربانیاں اور نبوتیں ایک اُنے والے نجات دہندہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ عہد جدید کی انجیلیں اور رسائل اُس نجات دہندہ کی خبر دیتی ہیں جو عین اسی طور پر آچکا ہے جس کی پیشین گوئی نمونوں اور نبوتوں میں کی گئی تھی۔ عظیم کشمکش، 267۔

زکریاہ کے دو ممسوح اُس پیغام رسانی کے عمل کی نمائندگی کرتے ہیں جو مکاشفہ باب اول میں واضح کیا گیا ہے۔ وہ "تیل" جو تاریخی واقعات کی نبوی "رویا" ہے، عہد عتیق اور عہد جدید کے ذریعے منتقل کیا جاتا ہے۔ مکاشفہ باب گیارہ میں یہ دو گواہ سیاق و سباق کے مطابق موسیٰ اور ایلیاہ کے طور پر شناخت کیے گئے ہیں۔ موسیٰ اور ایلیاہ بذاتِ خود ایک علامت ہیں۔

جب ان کو ایک ساتھ پیش کیا جاتا ہے، جیسے پہاڑ تجلی پر یا مکاشفہ باب گیارہ میں، تو وہ دو مختلف سچائیوں کی علامت ہوتے ہیں۔ پہاڑ پر وہ اتوار کے قانون کے بحران کے دوران شہدا اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتے ہیں، جبکہ مکاشفہ باب گیارہ میں وہ عہد عتیق اور عہد جدید کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مگر ایڈونٹسٹ عقیدے میں ان کی معنویت اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہودیوں کے لیے دو گواہ

"شریعت اور انبیا" تھے جو عہدِ عتیق کی نمائندگی کرتے تھے، اور مسیحیوں کے لیے دو گواہ عہدِ عتیق اور عہدِ جدید تھے، لیکن ایڈونٹ ازم کے نزدیک دو گواہ خدا کا کلام اور یسوع کی شہادت ہیں۔ اسی وجہ سے یوحنا پتمس میں تھا۔

میں یوحنا، جو تمہارا بھائی بھی ہوں اور مصیبت میں، اور یسوع مسیح کی بادشاہی اور صبر میں تمہارا شریک ہوں، خدا کے کلام کے سبب سے اور یسوع مسیح کی گواہی کے سبب سے اس جزیرے میں تھا جیسے پتمس کہا جاتا ہے۔ مکاشفہ 1:9۔

اشعیاء باب بائیس میں دو گواہ، یعنی موسیٰ اور ایلیاہ، کی نمائندگی کی گئی ہے، حالانکہ اسے اسی وقت پہچانا جا سکتا ہے جب آپ اس باب پر الفا اور اومیگا کے اصول کا اطلاق کریں۔ غور کریں کہ یسوع نے عمواس جاتے ہوئے راستے میں اپنے شاگردوں کو نبوتی واقعات کی "رؤیا" کی وضاحت کہاں سے شروع کی۔

موسیٰ سے، یعنی بائبل کی تاریخ کے عین آغاز سے، شروع کرتے ہوئے، مسیح نے تمام صحائف میں اپنے بارے میں جو باتیں تھیں ان کی تشریح کی۔ Desire of Ages, 796۔

الیاس وہ نبی ہے جو خداوند کے عظیم اور ہولناک دن سے پہلے ظاہر ہوتا ہے، ایک ایسے پیغام کے ساتھ جو الفا اور اومیگا کے اصول پر مبنی ہے، جو باپوں کے دلوں (الفا) کو بچوں (اومیگا) کی طرف پھیر دیتا ہے۔ موسیٰ اور الیاس بائبل کی پیشین گوئی کے الفا اور اومیگا کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اگر تم اسے قبول کر سکو تو، موسیٰ ولیم ملر تھا۔ موسیٰ اور ملر دونوں وفات پا گئے، اور الہام کے مطابق دونوں نجات یافتہ قرار دیے گئے۔ موسیٰ تو ظاہرے اپنی موت کے فوراً بعد زندہ کیا گیا، لیکن ملر کی قبر کے اردگرد فرشتے اس کے دوبارہ زندہ کیے جانے تک منتظر ہیں۔ الیاس خداوند کے عظیم اور ہولناک دن کی آمد سے پہلے آخری پیامبر کی نمائندگی کرتا ہے۔

یہودیوں نے اُس پیغام کی منادی کو روکنے کی کوشش کی جو خدا کے کلام میں پیشگوئی کی گئی تھی؛ لیکن پیشگوئی ضرور پوری ہوئی ہے۔ خداوند فرماتا ہے، 'دیکھو، خداوند کے بڑے اور ہولناک دن کے آنے سے پہلے میں تمہارے پاس نبی ایلیاہ کو بھیجوں گا' (ملاکی 4:5)۔ کوئی شخص ایلیاہ کی روح اور قوت میں آنے والا ہے، اور جب وہ ظاہر ہوگا تو لوگ کہہ سکتے ہیں، 'تم بہت زیادہ سنجیدہ ہو، تم صحیفوں کی صحیح طور پر تشریح نہیں کرتے۔ مجھے تمہیں بتانے دو کہ اپنے پیغام کی تعلیم کیسے دینی ہے۔'

بہت سے ایسے ہیں جو خدا کے کام اور انسان کے کام میں تمیز نہیں کر سکتے۔ میں وہ سچائی بیان کروں گا جو خدا مجھے دیتا ہے، اور میں اب کہتا ہوں، اگر تم عیب جوئی جاری رکھو، اختلاف کی روح رکھتے رہو، تو تم کبھی سچائی کو نہ جان پاؤ گے۔ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا، 'میرے پاس ابھی بھی بہت سی باتیں ہیں جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں، مگر تم ابھی انہیں برداشت نہیں کر سکتے' (یوحنا 16:12)۔ وہ اس حالت میں نہ تھے کہ پاک اور ابدی باتوں کی قدر کر سکیں؛ لیکن یسوع نے وعدہ کیا کہ وہ تسلی دینے والا بھیجے گا، جو انہیں سب کچھ سکھائے گا، اور جو کچھ اُس نے ان سے کہا تھا، وہ سب کچھ انہیں یاد دلائے گا۔ بھائیو، ہمیں اپنا اعتماد انسان پر نہیں رکھنا چاہیے۔ 'انسان سے باز آؤ جس کی سانس اس کے نتھنوں میں ہے؛ کیونکہ وہ کس بات میں شمار کیا جائے؟' (اشعیاء 2:22)۔ تمہیں اپنی بے بس جانوں کا سہارا یسوع کو بنانا چاہیے۔ جب پہاڑ میں چشمہ موجود ہے تو وادی کے چشمے سے پینا ہمیں زیب نہیں دیتا۔ اُو ہم نچلی دھاریں چھوڑ دیں؛ بلند چشموں کے پاس آئیں۔ اگر سچائی کا کوئی نکتہ ہے جیسے تم سمجھتے نہیں، جس پر تم متفق نہیں، تو تحقیق کرو، صحیفہ کو صحیفہ سے ملا کر دیکھو، اور سچائی کی کھدائی خدا کے کلام کی کان میں بہت گہرائی تک کرو۔ تمہیں اپنے آپ کو اور اپنی آرا کو خدا کی قربانگاہ پر رکھ دینا چاہیے، اپنے پہلے سے قائم تصورات کو ایک طرف رکھو، اور آسمانی روح کو تمہیں ساری سچائی میں رہنمائی کرنے دو۔ منتخب پیغامات، کتاب 1، 412۔

اشعیاہ باب بائیس میں شبنا اور الیاقیم دنیا کے خاتمے پر، جب شمال کا بادشاہ یروشلم پر لشکر کشی کر رہا ہوتا ہے، ایڈونٹسٹ تحریک کے اندر داناؤں اور نادانوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ الیاقیم بن حلقیہ کے پاس "رویا" تھی، شبنا کے پاس نہیں تھی۔

جہاں رویا نہ ہو، وہاں قوم ہلاک ہو جاتی ہے؛ لیکن جو شریعت کی پاسداری کرتا ہے، وہ مبارک ہے۔  
امثال 29:18

نبوی پیغام، یعنی اس آیت کی "رویا"، دو باتوں کو مخاطب کرتی ہے۔ تم نبوی روشنی میں اضافہ کو سمجھتے ہو تو زندہ رہتے ہو، اور اگر نہیں—تو مر جاتے ہو۔ اگر تم سمجھتے نہیں، تو اتوار کے قانون کے امتحان میں سبت کو قائم رکھنے کے لیے تیار نہیں ہو سکتے۔ وہ وقت "بہت دیر" ہو چکا ہوگا۔ جب لاوڈیکائی ایڈونٹسٹ اتوار کے قانون کے وقت گرا دیے جائیں گے، تو وہ شریعت کو اس لیے رد کر دیں گے کہ وہ "سچائی کی رویا" کو رد کر چکے ہوتے ہیں۔ ان کے پاس تیل نہیں ہوتا؛ وہ اس معرفت میں اضافہ کو نہیں سمجھتے جس کی مہر مہلت کا دروازہ بند ہونے سے ٹھیک پہلے کھول دی جاتی ہے۔

کیونکہ تو کہتا ہے: میں دولت مند ہوں، اور مال و دولت میں بڑھ گیا ہوں، اور مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں؛ اور تو یہ نہیں جانتا کہ تو بدحال، قابل رحم، غریب، اندھا اور ننگا ہے۔ مکاشفہ 3:17

یسعیاہ کی نشانی یہ ہے کہ وہ تین برس تک ننگا اور ننگے پاؤں چلتا رہا۔ اس نے ایسا اس لیے کیا تاکہ وہ ان لوگوں کو خبردار کرے جو اس کے پیغمبرانہ پیغام سے تنبیہ قبول کریں، کہ اگر تم پیغمبرانہ واقعات کی رؤیا کو نہ سمجھو تو تم اتوار کے قانون تک آ پہنچو گے اور ایک بدحال، مصیبت زدہ، غریب، اندھے اور ننگی حالت میں اسیر بنا کر لے جائے جاؤ گے۔ یسعیاہ اپنے زمانے کے لیے ایک نشان اور عجوبہ تھا، مگر دنیا کے انجام کے لیے اس سے بھی بڑھ کر۔

اب یہ سب باتیں ان پر نمونہ کے طور پر واقع ہوئیں، اور وہ ہماری تنبیہ کے لیے لکھ دی گئیں، جن پر زمانوں کا انجام آ پہنچا ہے۔ اول کرتھیوں ۱۰:۱۱

بائیسویں باب کی پہلی پانچ آیات میں یروشلم، داؤد کا شہر، کو ایک "ہنگامہ خیز"، "شادمان شہر" قرار دیا گیا ہے جو "ہلچل" سے بھرا ہوا ہے۔ ایک کلاسیکی بائبل کا قول—جسے دنیا دار بھی استعمال کرتے ہیں—اسی باب میں اسی "شادمان"، "ہنگامہ خیز" اور "ہلچل سے بھرے" شہر کی نمائندگی کے لیے آتا ہے، جب آیت تیرہ میں وہ خوشی سے کہتے ہیں، "اؤ کھائیں اور پیئیں؛ کیونکہ کل ہم مر جائیں گے۔" تاہم، اگرچہ وہ شادمان ہیں، ان کے مرد مارے گئے ہیں، لیکن نہ تلوار سے، نہ جنگ میں؛ لہذا یسعیاہ یہ سوال اٹھاتا ہے، "تجھے کیا ہوا ہے؟"

جو بھی مسئلہ انہیں درپیش ہے، اس نے انہیں گھروں کی چھتوں پر جا پہنچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ گھروں کی چھتیں سورج، چاند اور ستاروں کی پرستش کی علامت ہیں؛ یہ روح پرستی کی علامت ہے۔ اس عبارت میں ایڈونٹ ازم روحانی گمراہی میں مبتلا ہے۔

اور ان کو جو چھتوں پر آسمان کے لشکر کی پرستش کرتے ہیں؛ اور ان کو جو پرستش کرتے ہیں اور خداوند کی قسم کھاتے ہیں اور ملکم کی قسم کھاتے ہیں؛ اور ان کو جو خداوند سے پھر گئے ہیں؛ اور ان کو جنہوں نے نہ خداوند کو تلاش کیا اور نہ اس کی بابت دریافت کیا۔

خداوند خدا کے حضور خاموش رہ، کیونکہ خداوند کا دن قریب ہے؛ کیونکہ خداوند نے قربانی تیار کی ہے، اس نے اپنے مہمانوں کو بلا لیا ہے۔ اور خداوند کی قربانی کے دن ایسا ہوگا کہ میں امراء اور بادشاہ کی اولاد کو، اور ان سب کو جو اجنبی پوشاک پہنے ہوئے ہیں، سزا دوں گا۔ اسی دن میں ان سب کو بھی سزا دوں گا جو دہلیز پر کودتے ہیں، جو اپنے آقاؤں کے گھروں کو ظلم اور فریب سے بھر دیتے ہیں۔ صفحہ 9-1:5۔

اتوار کے قانون کے بحران میں، ایڈونٹ ازم، جسے یروشلم کے طور پر پیش کیا گیا ہے، "وادئ رویا" میں ہے۔ جو لوگ اس نبوی پیغام کو رد کرتے ہیں جس کی نمائندگی "تیل" یا "رویا" سے کی گئی ہے، وہ ارواح پرستی اختیار کر رہے ہیں، جس کا ذکر پولس نے تسالونیکوں کے نام اپنے دوسرے خط میں کیا ہے۔ وہاں ہمیں وہ (شینا) بھی ملتے ہیں جنہوں نے سچائی کی محبت قبول نہیں کی۔

اور اسی سبب سے خدا انہیں سخت دھوکے میں ڈال دے گا تاکہ وہ جھوٹ پر ایمان لے آئیں، تاکہ وہ سب کے سب سزا پائیں جنہوں نے حق پر ایمان نہ لایا بلکہ ناراستی سے خوش رہے۔ ۲ تھسلونیکوں ۱: ۱۱، ۱۲

یقیناً، "سچائی" کا وہ لفظ جسے پولس استعمال کرتا ہے، ایک یونانی لفظ ہے جو عبرانی لفظ "سچائی" سے لیا گیا ہے، اور وہ عبرانی لفظ تین عبرانی حروف کو ملا کر بنایا گیا ہے جو الفا اور اومیگا کی نمائندگی کرتے ہیں۔ الفا اور اومیگا کے اصول کے طور پر پیش کی گئی "سچائی" کا انکار، لاودیکوں پر سخت گمراہی لاتا ہے، اور وہ گمراہی ارواح پرستی ہے۔

نبی اشعیاہ فرماتے ہیں: "جب وہ تم سے کہیں کہ فالگیری کرنے والوں اور اُن جادوگروں کے پاس رجوع کرو جو چہچہاتے اور بڑبڑاتے ہیں: کیا قوم کو اپنے خدا سے رجوع نہ کرنا چاہیے؟ کیا زندوں کے لیے مردوں کے پاس؟ شریعت اور شہادت کی طرف: اگر وہ اس کلام کے مطابق نہ بولیں تو اس لیے کہ اُن میں نور نہیں ہے۔" اشعیاہ 8:19، 20. اگر لوگ اُس سچائی کو، جو انسان کی فطرت اور مردوں کی حالت کے بارے میں صحائف میں نہایت صاف طور پر بیان کی گئی ہے، قبول کرنے کو تیار ہوتے تو وہ روح پرستی کے دعووں اور مظاہر میں شیطان کی کارفرمائی کو قدرت اور نشانوں اور جھوٹے عجائبات کے ساتھ دیکھ لیتے۔ لیکن نفسانی دل کو ایسی مرغوب آزادی سے دستبردار ہونے اور اُن گناہوں کو جن سے وہ محبت رکھتے ہیں چھوڑنے کے بجائے، بے شمار لوگ روشنی پر اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور تنبیہوں کی پروا کیے بغیر سیدھے چلے جاتے ہیں، اس دوران شیطان اُن کے گرد اپنے پھندے بنتا ہے اور وہ اُس کا شکار بن جاتے ہیں۔ "چونکہ انہوں نے سچائی کی محبت قبول نہ کی تاکہ نجات پائیں،" اس لیے "خدا اُن پر زور اور گمراہی بھیجے گا تاکہ وہ جھوٹ پر ایمان لائیں۔" 2 تھسلونیکوں 2:10، 11. عظیم کشمکش، 559.

اشعیا باب بائیس میں خوشی کے شہر کے مرد مارے گئے ہیں، لیکن نہ جنگ میں اور نہ تلوار سے؛ وہ ایک ساتھ باندھے گئے اور بھاگے ہوئے سرداروں کے ساتھ مارے گئے۔

اگر کلیسیا دنیا کی سی روش اختیار کرے تو اس کا انجام بھی وہی ہوگا۔ بلکہ، چونکہ اسے زیادہ روشنی ملی ہے، اس کی سزا توبہ نہ کرنے والوں کی سزا سے بھی زیادہ ہوگی۔

"ہم ایک قوم کی حیثیت سے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم زمین کی ہر دوسری قوم پر سچائی میں سبقت رکھتے ہیں۔ پس ہماری زندگی اور کردار کو ایسے ایمان کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ یہ دن بس آہنچا ہے جب راستبازوں کو قیمتی غلے کی طرح آسمانی گودام کے لیے گٹھروں میں باندھا جائے گا، جبکہ شریر لوگ کھرپتوار کی مانند اُس آخری عظیم دن کی آگ کے لیے جمع کیے جائیں گے۔ لیکن گندم اور کھرپتوار کٹائی تک اکٹھے بڑھتے رہتے ہیں۔" ٹیسٹیمونیز، جلد 5، 100.

اشعیا باب بائیس کی قیادت کو "تیرانداز" کے ذریعے باہم باندھ دیا گیا ہے۔ شینا کو "گھر پر مختار" کے طور پر بتایا گیا ہے، اور اس کا منصب حلقیہ کے بیٹے الیاقیم کو دے دیا جائے گا۔ اشعیا باب بائیس میں "رؤبا" کے ذریعے پیش کیا گیا نبوتی پیغام ہے، جب شمال کا بادشاہ قریب آتا ہے، یروشلم میں عبادت گزاروں کی دو جماعتیں پیدا کی ہیں۔ ایک جماعت آسمانی غلہ خانے کے لیے باندھی جا رہی ہے اور دوسری آخری ایام کی آگوں کے لیے۔ بدکاروں کو جس چیز نے باندھا ہے وہ "تیرانداز" ہے، جو خدا کے کلام میں اسلام کی بہت سی علامتوں میں سے ایک ہے۔

اور قیدار کی اولاد کے زور آور مردوں میں سے تیراندازوں کی باقی ماندہ تعداد گھٹ جائے گی کیونکہ اسرائیل کے خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ اشعیا 21:17۔

اور یہ اسمعیل کے بیٹوں کے نام ہیں، ان کے ناموں کے مطابق، ان کی نسلوں کے موافق: اسمعیل کا پہلوٹھا نبیوت؛ اور قیدار، اور ادبئیل، اور میسام، اور مشماع، اور دوما، اور مسا، حدار، اور تیما، یتور، نفیش، اور قدمہ۔ یہ اسمعیل کے بیٹے ہیں، اور یہ ان کے نام ہیں، ان کی بستیوں اور ان کے قلعوں کے مطابق؛ بارہ رئیس اپنی اپنی قوموں کے۔ پیدایش 13:25-16۔

ایڈونٹسٹزم کی قیادت تیر اندازوں کے ہاتھوں بندھ گئی جب انہوں نے اس پیغام کو رد کر دیا کہ اسلام نے 11 ستمبر 2001 کو بائبل کی نبوت کی تکمیل میں ریاست ہائے متحدہ پر حملہ کیا تھا۔ 9/11 کے حملے نے اس پیغام کی تصدیق کر دی جو 1989 میں سقوط سوویت یونین کے وقت کھولا گیا تھا۔ 9/11 پر اسلام کا حملہ 11 اگست 1840 کے مماثل تھا، جب اسلام کے روکے جانے سے متعلق ایک نبوت نے ملر کے بنیادی نبوتی اصول، کہ ایک دن ایک سال کی نمائندگی کرتا ہے، کی توثیق کر کے پہلے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشی۔ 11 اگست 1840 ایک ایسے پیش گوئی شدہ واقعے کی تکمیل تھی جو دن برائے سال کے اصول پر مبنی تھا۔ جب وہ پوری ہوئی تو پہلے فرشتے کا پیغام دنیا کے ہر مشنری مرکز تک پہنچا دیا گیا۔

9/11 نے اس 'رویا' کے بنیادی اصول کی تصدیق کر دی جو ایڈونٹسٹزم کو منادی کرنے کے لیے دی گئی تھی۔ وہ اصول یہ ہے کہ تاریخ خود کو دہراتی ہے۔ جب 11 اگست 1840 کو 'دن برائے سال' کے اصول کی تصدیق ہوئی، تو مکاشفہ دس کا زور آور فرشتہ نازل ہوا اور اس نے ملر کے پیغام ساعت عدالت کے تقویت پانے کی نشاندہی کی، یوں یہ اس بات کی تمثیل تھا کہ 9/11 کو مکاشفہ اٹھارہ کا فرشتہ نازل ہوا۔

یہ بات کہاں سے پھیلی کہ میں نے یہ کہا ہے کہ نیویارک کو سمندری طوفانی لہر بہا لے جائے گی؟ یہ میں نے کبھی نہیں کہا۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ جب میں نے وہاں عظیم عمارتوں کو ایک کے بعد ایک منزل کے ساتھ بلند ہوتے دیکھا، تو میں نے کہا، 'جب خداوند زمین کو سخت ہلا دینے کے لیے اٹھ گا تو کیسے ہولناک مناظر پیش آئیں گے! تب مکاشفہ 18:1-3 کے الفاظ پورے ہوں گے۔' مکاشفہ کا پورا اٹھارہواں باب اس بات کی تنبیہ ہے کہ زمین پر کیا آنے والا ہے۔ لیکن نیویارک کے بارے میں مجھے کوئی خاص روشنی نہیں دی گئی؛ صرف اتنا معلوم ہے کہ ایک دن وہاں کی عظیم عمارتیں خدا کی قدرت کے پلٹنے اور الٹ دینے سے گر جائیں گی۔ مجھے دی گئی روشنی سے معلوم ہے کہ دنیا میں تباہی ہے۔ خداوند کا ایک لفظ، اس کی زور آور قدرت کا ایک لمس، اور یہ عظیم ڈھانچے گر پڑیں گے۔ ایسے مناظر وقوع پذیر ہوں گے جن کی بیبت کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ Review and Herald, July 5, 1906

یقیناً اسلام کے بارے میں کہنے کو بہت کچھ ہے، لیکن شبنا اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو پیغمبرانہ تاریخ کی اس "رویا" کو رد کرتے ہیں جو تاریخ کی تکرار پر مبنی ہے، اور تاریخ کی تکرار کی اس بنیادی حقیقت کے ساتھ—کہ کسی چیز کی ابتدا اس کے انجام کی تصویر پیش کرتی ہے۔ 11 اگست 1840 کو اسلام کی روک تھام نے مکاشفہ دس کے فرشتے کو نازل کر دیا اور 9/11 کو اسلام کی رہائی نے مکاشفہ اٹھارہ کے فرشتے کو نازل کر دیا۔

اور میں نے کہا، سنو، میں تم سے التجا کرتا ہوں، اے یعقوب کے سردارو اور اے اسرائیل کے گھرانے کے رئیسو! کیا تمہارے لیے عدالت کو جاننا لازم نہیں؟ جو نیکی سے نفرت رکھتے اور بدی سے محبت کرتے ہیں؛ جو اُن کی کھال اُن سے نوچ لیتے ہیں اور اُن کا گوشت اُن کی ہڈیوں سے الگ کرتے ہیں؛ جو میرے لوگوں کا گوشت بھی کھاتے ہیں، اور اُن کی کھال اُن سے اتار لیتے ہیں؛ اور اُن کی ہڈیوں کو توڑتے ہیں، اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں، ہانڈی کے لیے، اور دیگ کے اندر کے گوشت کی مانند۔ تب وہ خداوند کو پکاریں گے، لیکن وہ اُن کی نہ سنے گا؛ بلکہ اُس وقت اُن سے اپنا چہرہ چھپا لے گا، اس

لیے کہ انہوں نے اپنے اعمال میں بُرا برتاؤ کیا ہے۔ خداوند یوں فرماتا ہے اُن نبیوں کے بارے میں جو میرے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں: جو اپنے دانتوں سے کاٹتے ہیں اور کہتے ہیں، سلامتی؛ اور جو اُن کے منہ میں کچھ نہ رکھے، اُس کے خلاف وہ جنگ تیار کرتے ہیں۔ اس لیے تم پر رات ہوگی تاکہ تم رویا نہ دیکھو؛ اور تم پر اندھیرا چھا جائے گا تاکہ تم غیب گوئی نہ کر سکو؛ اور نبیوں پر سورج غروب ہو جائے گا، اور اُن پر دن تاریک ہو جائے گا۔ تب رویا دیکھنے والے شرمسار ہوں گے، اور غیب دان خجل ہوں گے؛ ہاں، وہ سب اپنے ہونٹ ڈھانپیں گے، کیونکہ خدا کی طرف سے کوئی جواب نہ ہوگا۔ لیکن حقیقتاً میں خداوند کی روح سے، اور عدالت اور قوت سے معمور ہوں، تاکہ یعقوب پر اُس کی سرکشی اور اسرائیل پر اُس کا گناہ ظاہر کروں۔ یہ سنو، میں تم سے التجا کرتا ہوں، اے یعقوب کے گھرانے کے سردارو اور اسرائیل کے گھرانے کے رئیسو، جو عدالت سے نفرت کرتے ہو اور ہر راستی کو بگاڑتے ہو۔ وہ صیون کو خون سے اور یروشلم کو ناراستی سے بناتے ہیں۔ اس کے سردار رشوت لے کر عدالت کرتے ہیں، اس کے کاہن اجرت پر تعلیم دیتے ہیں، اور اس کے نبی روپے کے عوض غیب گوئی کرتے ہیں؛ پھر بھی وہ خداوند پر تکیہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں، کیا خداوند ہمارے درمیان نہیں؟ ہم پر کوئی آفت نہ آئے گی۔ میخاہ 1:3-11۔

اور سب قوموں کی کثرت جو آری ایل [یروشلم] کے خلاف لڑتی ہیں، بلکہ جو اس کے خلاف اور اس کی قلعہ بندی کے خلاف لڑتی اور اسے تنگ کرتی ہیں، وہ رات کے خواب کی مانند ہوں گی۔ یہ ایسا ہوگا جیسے کوئی بھوکا آدمی خواب دیکھتا ہے اور دیکھو وہ کھاتا ہے؛ پر جب جاگتا ہے تو اس کی جان خالی ہوتی ہے؛ یا جیسے کوئی پیاسا آدمی خواب دیکھتا ہے اور دیکھو وہ پیتا ہے؛ پر جب جاگتا ہے تو دیکھو وہ نڈھال ہوتا ہے اور اس کی جان میں اشتہا رہتی ہے؛ اسی طرح سب قوموں کی کثرت ہوگی جو کوہ صیون کے خلاف لڑتی ہیں۔ ٹھہرو اور حیران ہو؛ چلاؤ اور پکارو: وہ مخمور ہیں لیکن شراب سے نہیں؛ وہ لڑکھڑاتے ہیں لیکن تیز شراب سے نہیں۔ کیونکہ خداوند نے تم پر گہری نیند کی روح انڈیل دی ہے اور تمہاری آنکھیں بند کر دی ہیں: یعنی انبیا اور تمہارے حاکم، رویا بینوں پر اس نے پردہ ڈال دیا ہے۔ اور سب کی رویا تمہارے لیے ایسی ہو گئی ہے جیسے ایک مہر بند کتاب کے الفاظ، جسے لوگ ایک پڑھے لکھے کے حوالے کر کے کہتے ہیں، براہ کرم اسے پڑھ؛ تو وہ کہتا ہے، میں نہیں پڑھ سکتا کیونکہ یہ مہر بند ہے؛ اور وہ کتاب ایک ان پڑھ کو دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے، براہ کرم اسے پڑھ؛ تو وہ کہتا ہے، میں ان پڑھ ہوں۔ پس خداوند نے فرمایا، چونکہ یہ لوگ اپنے منہ سے میرے نزدیک آتے ہیں اور اپنے لبوں سے میری تعظیم کرتے ہیں لیکن اپنا دل مجھ سے دور رکھتے ہیں، اور ان کا میرے لیے خوف آدمیوں کے حکم سے سکھایا گیا ہے؛ اس لیے دیکھو، میں اس قوم کے درمیان ایک عجیب کام کروں گا، بلکہ عجیب کام اور تعجب؛ کیونکہ ان کے داناؤں کی حکمت نابود ہوگی اور ان کے فہیموں کی سمجھ چھپا دی جائے گی۔ ہائے اُن پر جو اپنی مشورت کو خداوند سے چھپانے کے لیے گہرائی میں جاتے ہیں، اور ان کے کام اندھیرے میں ہوتے ہیں اور وہ کہتے ہیں، کون ہمیں دیکھتا ہے؟ اور کون ہمیں جانتا ہے؟ یقیناً تمہارا چیزوں کو الٹ دینا کمہار کی مٹی کے برابر سمجھا جائے گا: کیونکہ کیا بنایا ہوا اپنے بنانے والے کے حق میں کہے گا، اس نے مجھ نہیں بنایا؟ یا جو چیز بنا دی گئی وہ اپنے بنانے والے کے حق میں کہے گی، اس کو سمجھ نہیں؟ اشعیا 29:7-16۔

اشعیا کے مطابق، وادی رویا "مصیبت کا دن ہے، پامال کیے جانے کا، اور وادی رویا میں خداوند رب الافواج کی طرف سے حیرانی و ابتری کا، فصیلوں کے ڈھائے جانے کا، اور پہاڑوں کی طرف چیخ و پکار کا۔" لہذا اشعیا پھوٹ پھوٹ کر روتا ہے، جیسے یسوع روئے تھے۔

یسوع کے آنسو اس کے اپنے دکھ کی پیش بینی میں نہ تھے۔ اس کے عین سامنے گتسمنی تھی، جہاں جلد ہی ایک بولناک تاریکی کا سایہ اس پر چھا جانے والا تھا۔ باب آغنام بھی نظر آ رہا تھا، جس سے صدیوں تک قربانی کے جانور گزارے جاتے رہے تھے۔ یہ دروازہ جلد ہی اس کے لیے کھلنے والا تھا، جو عظیم مصداق تھا، جس کی دنیا کے گناہوں کے لیے ہونے والی قربانی کی طرف یہ سب قربانیاں اشارہ کرتی رہی تھیں۔ قریب ہی کلوری تھی، اس کی عنقریب کی اذیت کا مقام۔ پھر بھی اپنی ظالمانہ موت کی ان یاد دہانیوں کی وجہ سے نہ تھا کہ فادی کرب روح میں رویا اور کراہا۔ اس کا

غم خود غرضانہ نہ تھا۔ اپنے ہی دکھ کا خیال اس شریف، جان نثار روح کو نہ مرعوب کر سکا۔ یروشلم کا منظر تھا جس نے یسوع کے دل کو چھید ڈالا—یروشلم، جس نے خدا کے بیٹے کو رد کیا اور اس کی محبت کو حقیر جانا، جس نے اس کے زور آور معجزات سے قائل ہونے سے انکار کیا، اور جو اس کی جان لینے والی تھی۔ اس نے دیکھا کہ اپنے فادی کو رد کرنے کے جرم میں وہ کیا بن چکی تھی، اور وہ کیا ہو سکتی تھی اگر وہ اسے قبول کر لیتی جو اکیلا اس کے زخم کو شفا دے سکتا تھا۔ وہ اسے نجات دینے آیا تھا؛ وہ اسے کیسے چھوڑ سکتا تھا؟

اسرائیل برگزیدہ قوم رہا تھا؛ خدا نے اُن کے ہیکل کو اپنی سکونت گاہ بنایا تھا؛ وہ 'مقام کے لحاظ سے خوبصورت، ساری زمین کی خوشی' تھا۔ زبور 48:2۔ مسیح کی نگہبانانہ دیکھ بھال اور نرم محبت کا ہزار برس سے بھی زیادہ عرصے کا احوال—جیسی محبت ایک باپ اپنے اکلوتے بچے سے رکھتا ہے—وہاں محفوظ تھا۔ اسی ہیکل میں نبیوں نے اپنی سنجیدہ تنبیہیں سنائی تھیں۔ وہاں دہکتے بخوردان لہرائے گئے تھے، اور بخور عبادت گزاروں کی دعاؤں کے ساتھ مل کر خدا کی طرف اٹھتا رہا تھا۔ وہاں جانوروں کا خون بہایا جاتا تھا، جو مسیح کے خون کی علامت تھا۔ وہاں یہوواہ نے رحمت گاہ کے اوپر اپنے جلال کا ظہور کیا تھا۔ وہاں کاہن خدمت انجام دیتے رہے تھے، اور علامتوں اور رسومات کی شان و شوکت صدیوں تک جاری رہی تھی۔ لیکن یہ سب کچھ بالآخر ختم ہونا تھا۔

یسوع نے اپنا ہاتھ اٹھایا—وہی ہاتھ جو بیماروں اور دکھ اٹھانے والوں کو بارہا برکت دے چکا تھا—اور تباہی کے لیے ٹھہرایا ہوا شہر کی طرف اسے لہراتے ہوئے، غم سے لبریز ٹوٹے ہوئے کلمات میں پکارا: 'اگر تو جانتی، ہاں تو ہی، کم از کم اسی تیرے دن میں، وہ چیزیں جو تیری سلامتی سے تعلق رکھتی ہیں! یہاں نجات دہندہ رُک گیا، اور یہ کہے بغیر چھوڑ دیا کہ یروشلم کی کیا حالت ہوتی اگر وہ اس مدد کو قبول کر لیتی جو خدا اسے دینا چاہتا تھا—اپنے محبوب بیٹے کا عطیہ۔ اگر یروشلم جانتی کہ اسے جانے کا کیا حق اور امتیاز حاصل تھا، اور اُس نور کی قدر کرتی جو آسمان نے اس کی طرف بھیجا تھا، تو وہ خوشحالی کے فخر میں، سلطنتوں کی ملکہ بن کر، اپنی خداداد قوت کے سہارے آزاد کھڑی ہوتی۔ اس کے دروازوں پر مسلح سپاہی نہ کھڑے ہوتے، نہ اس کی فصیلوں پر رومی پرچم لہرا رہے ہوتے۔ وہ شاندار تقدیر جو یروشلم کو مل سکتی تھی اگر وہ اپنے چھوڑنے والے کو قبول کر لیتی، خدا کے بیٹے کے سامنے جلوہ گر ہوئی۔ اُس نے دیکھا کہ وہ اس کے وسیلہ سے اپنی سخت بیماری سے شفا پا سکتی تھی، غلامی سے آزادی حاصل کر سکتی تھی، اور زمین کے عظیم دارالحکومت کے طور پر قائم کی جا سکتی تھی۔ اس کی فصیلوں سے امن کا کیوتر سب قوموں کی طرف روانہ ہو جاتا۔ وہ دنیا کا تاج جلال ہوتی۔

لیکن یروشلم جیسا وہ ہو سکتا تھا اُس کی روشن تصویر نجات دہندہ کی نظر سے دھندلا جاتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اب وہ رومی جوئے کے نیچے ہے، خدا کی ناراضی کا بوجھ اٹھائے ہوئے، اور اس کے قصاصی فیصلے کی زد میں۔ وہ اپنے نوحے کے ٹوٹے ہوئے سلسلے کو پھر سے اٹھاتا ہے: "لیکن اب وہ تیری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کیونکہ وہ دن تیرے اوپر آئیں گے کہ تیرے دشمن تیرے گرد مورچہ بند کریں گے، اور تجھے چاروں طرف سے گھیر لیں گے، اور ہر طرف سے تجھے بند کر دیں گے، اور تجھے اور تیرے اندر کے بچوں کو زمین پر پٹک دیں گے؛ اور تجھ میں ایک پتھر دوسرے پر نہ چھوڑیں گے؛ اس لیے کہ تو نے اپنے پاس آنے کے وقت کو نہ پہچانا۔"

مسیح یروشلم اور اس کے بچوں کو بچانے آئے تھے؛ مگر فریسیانہ غرور، ریاکاری، حسد اور کینہ نے اسے اپنے مقصد کی تکمیل سے روک دیا تھا۔ یسوع جانتا تھا کہ اس ہلاک ہونے والے شہر پر کیسا ہولناک عذاب نازل ہوگا۔ اس نے یروشلم کو افواج سے گھرا ہوا دیکھا، محصور باشندوں کو بھوک اور موت تک دھکیلا جاتا ہوا، ماؤں کو اپنے ہی بچوں کی لاشیں کھاتے ہوئے، اور والدین اور بچوں کو ایک دوسرے سے کھانے کا آخری نوالہ چھینتے ہوئے، حتیٰ کہ بھوک کے کچوکوں نے فطری محبت کو مٹا دیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ یہودیوں کی ہٹ دھرمی، جو اس کی نجات کے انکار میں ظاہر ہوئی تھی، انہیں حملہ آور افواج کے آگے سر تسلیم خم کرنے سے بھی باز رکھے گی۔ اس نے کلوری کو دیکھا، جہاں

اسے بلند کیا جانا تھا، کہ وہاں صلیبیں جنگل کے درختوں کی طرح گھنی نصب تھیں۔ اس نے بدحال باشندوں کو شکنجے پر اور مصلوب کیے جانے کی اذیتیں سہتے دیکھا، خوبصورت محلات تباہ ہو گئے، ہیکل کھنڈر ہو چکا تھا، اور اس کی عظیم دیواروں میں ایک پتھر دوسرے پر باقی نہ تھا، جبکہ شہر کو کھیت کی طرح جوت ڈالا گیا تھا۔ اس ہولناک منظر کے پیش نظر نجات دہندہ کا الم میں رو پڑنا کیا ہی بجا تھا۔

یروشلم اُس کی نگہداشت کا بچہ رہا تھا، اور جس طرح ایک شفیق باپ اپنے سرکش بیٹے پر ماتم کرتا ہے، اسی طرح یسوع اس محبوب شہر پر رویا۔ میں تجھے کیسے چھوڑ دوں؟ میں تجھے ہلاکت کے لیے وقف دیکھ کر کیسے برداشت کروں؟ کیا مجھے تجھے اس لیے جانے دوں کہ تیری بدکاری کا پیالہ بھر جائے؟ ایک جان کی ایسی قدر ہے کہ اس کے مقابلے میں جہان بھی بے وقعت ہو جاتے ہیں؛ مگر یہاں تو پوری ایک قوم کھونے کو تھی۔ جب تیزی سے مغرب کو ڈھلتا ہوا سورج آسمان سے اوجھل ہو جاتا، تو یروشلم کی رحمت کی مہلت ختم ہو جاتی۔ جب جلوس کوہ زیتون کی چوٹی پر رکا ہوا تھا، تب بھی یروشلم کے لیے توبہ کرنا ابھی دیر نہ ہوئی تھی۔ رحمت کا فرشتہ اپنے پر سمیٹ رہا تھا کہ سنہری تخت سے اتر کر انصاف اور تیزی سے آنے والی عدالت کو جگہ دے۔ لیکن مسیح کا عظیم محبت بھرا دل اب بھی یروشلم کے لیے فریاد کر رہا تھا، جس نے اس کی رحمتوں کو ٹھکرایا، اس کی تنبیہوں کو حقیر جانا، اور جو اپنے ہاتھ اس کے خون میں رنگنے کو تھی۔ اگر یروشلم بس توبہ کر لیتی، تو ابھی دیر نہ ہوئی تھی۔ جب ڈھلتے سورج کی آخری کرنیں ہیکل، برج اور کنگرہ پر ٹھہر رہی تھیں، کیا کوئی نیک فرشتہ اسے نجات دہندہ کی محبت کی طرف نہ لے جاتا اور اس کے انجام کو ٹال نہ دیتا؟ خوبصورت مگر ناپاک شہر، جس نے نبیوں کو سنگسار کیا تھا، جس نے خدا کے بیٹے کو رد کیا تھا، جو اپنی بے توبگی سے اپنے آپ کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ رہی تھی، اس کی رحمت کی مہلت تقریباً ختم ہو چکی تھی! Desire of Ages, 576-578.

یسعیہ کے باب بائیس میں جب یروشلم کے خلاف جنگ بیان کی جاتی ہے تو بتایا جاتا ہے کہ حملہ آور "دروازے پر صف آرا ہو جاتے ہیں۔" عیلام اور قیر ہتھیاروں سے لیس دروازے پر کھڑے ہیں اور پھر انہیں یروشلم کی "پوشش" کا پتہ چلتا ہے۔ یسعیاہ کے مطابق، دروازے پر دشمنوں کے دریافت کردہ اس "پوشش" سے مراد مصر کا سایہ ہے۔

خرابی ہے اُن نافرمان فرزندوں پر، خداوند فرماتا ہے، جو مشورہ کرتے ہیں مگر مجھ سے نہیں؛ اور جو پردہ ڈالتے ہیں مگر میری روح کی طرف سے نہیں، تاکہ گناہ پر گناہ بڑھائیں: جو مصر کو اترنے کے لیے چلتے ہیں اور میرے منہ سے پوچھا نہیں؛ تاکہ فرعون کی قوت کے سہارے مضبوط ہوں اور مصر کے سایہ پر بھروسہ کریں! اشعیہ 1:30، 2.

یہ بات یروشلم کے دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جن کی نمائندگی شبینہ کرتا ہے انہوں نے اپنا بھروسہ مصر پر رکھا ہے، یہ سمجھتے ہوئے کہ مصر ان کی حفاظت کرے گا؛ جبکہ جن کی نمائندگی حلقیہ کے بیٹے الیاقیم کرتا ہے وہ "مصر کے سایہ" پر اعتماد نہیں کرتے بلکہ خدا کی روح کی پوشش میں ڈھکے ہوئے ہیں اور "اعلیٰ ترین کے سایہ" پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

جو حق تعالیٰ کی پوشیدہ جگہ میں رہتا ہے وہ قادر مطلق کے سایہ کے نیچے قیام کرے گا۔ میں خداوند کے بارے میں کہوں گا: وہ میری پناہ گاہ اور میرا قلعہ ہے؛ میرا خدا؛ میں اسی پر توکل کروں گا۔ زبور 91:1، 2.

اتوار کے قانون کے بحران میں، عقلمند کنواریاں، جن کی نمائندگی حلقیہ کے بیٹے الیاقیم کرتے ہیں، حق تعالیٰ کے سایہ پر بھروسا کر رہی ہیں، اور نادان کنواریاں، جن کی نمائندگی شبینہ کرتا ہے، مصر کے سایہ پر بھروسا کر رہی ہیں۔ جس لفظ کا ترجمہ "discovered" کیا گیا ہے، اس کا مطلب عریاں کرنا اور اسیر بنا لینا ہے۔ دروازے پر موجود دشمن یہ پہچان لیتے ہیں کہ یروشلم کی حفاظت ہٹا دی گئی ہے، اور شبینہ اور اس کے ساتھی پھر اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنے لگتے ہیں، کیونکہ وہ "داؤد کے شہر کے

شگاف" دیکھتے ہیں اور انہیں نظر آتا ہے کہ بہت سے شگاف ہیں جو دشمن کو داخل ہونے کا موقع دیں گے۔ گھبراہٹ میں، جیسا کہ دس کنواریوں کی تمثیل میں ظاہر کیا گیا ہے، نادان کنواریاں تحفظ کی تلاش شروع کرتی ہیں، مگر ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔

شبنا "جنگل کی زرہ" پر بھروسا کرتا ہے کہ وہ اسے بچالے، لیکن بہت دیر ہو چکی ہے۔ وہ یروشلیم کے گھروں کو گنتا ہے اور فصیل کو مضبوط کرنے کے لیے انہیں گرانا شروع کرتا ہے، لیکن بہت دیر ہو چکی ہے۔ وہ نچلے تالاب سے پانی جمع کرتے ہیں اور پرانے تالاب کے پانی سے اسے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن بہت دیر ہو چکی ہے۔ چونکہ پانی روح القدس کی ایک بنیادی علامت ہے، یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ بے قراری سے تیل تلاش کر رہے ہیں، لیکن بہت دیر ہو چکی ہے۔ اپنی تمام کوششوں میں وہ تالابوں کے خالق کو بھول گئے، اور یہ کہ اس نے بہت پہلے سچائی کے وہ "تالاب" بنائے تھے۔ وہ یہ بھی بھول گئے کہ قدیم زمانے میں پیغام فراہم کرنے والی "صدیوں کی چٹان" ہی تھی۔ انہوں نے ان پرانے راستوں پر چلنا نہیں چنا جن کی نمائندگی ان بنیادوں سے ہوتی ہے جو ولیم ملر کے کام کے ذریعے قائم کی گئیں۔

دشمن کوشش کر رہا ہے کہ ہمارے بھائیوں اور بہنوں کے ذہنوں کو اس کام سے ہٹا دے کہ ایک جماعت کو تیار کیا جائے جو ان آخری دنوں میں کھڑی رہ سکے۔ اس کی مغالطہ انگیز باتیں اسی غرض سے ہیں کہ وہ ذہنوں کو اس وقت کے خطرات اور فرائض سے دور لے جائے۔ وہ اس نور کی کوئی وقعت نہیں دیتے جو مسیح اپنے لوگوں کے لیے یوحنا کو دینے آسمان سے آئے تھے۔ وہ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ جو مناظر ہمارے بالکل سامنے ہیں وہ اتنی اہمیت کے حامل نہیں کہ ان پر خاص توجہ دی جائے۔ وہ آسمانی اصل کی سچائی کو بے اثر کر دیتے ہیں اور خدا کے لوگوں کو ان کے ماضی کے تجربے سے محروم کرتے ہیں، اور اس کے بدلے انہیں جھوٹا علم دیتے ہیں۔

"خداوند یوں فرماتا ہے، راہوں میں کھڑے ہو، اور دیکھو، اور پرانی راہوں کے بارے میں پوچھو کہ نیک راہ کہاں ہے، اور اسی پر چلو۔" یرمیاہ 6:16۔

ہمارے ایمان کی بنیادوں کو کوئی اکھاڑ پھینکنے کی کوشش نہ کرے—وہ بنیادیں جو ہمارے کام کے آغاز میں دعا کے ساتھ کلام کے مطالعے اور وحی کے ذریعے رکھی گئی تھیں۔ انہی بنیادوں پر ہم گزشتہ پچاس برس سے تعمیر کر رہے ہیں۔ لوگ یہ گمان کر سکتے ہیں کہ انہیں کوئی نیا راستہ مل گیا ہے اور وہ اس سے زیادہ مضبوط بنیاد رکھ سکتے ہیں جو پہلے رکھی جا چکی ہے۔ لیکن یہ ایک بڑا دھوکہ ہے۔ جو بنیاد رکھی جا چکی ہے اس کے سوا کوئی اور بنیاد کوئی انسان نہیں رکھ سکتا۔

ماضی میں بہت سے لوگوں نے ایک نئے ایمان کی تعمیر اور نئے اصولوں کے قیام کا بیڑا اٹھایا۔ لیکن ان کی عمارت کب تک قائم رہی؟ وہ جلد ہی گر پڑی، اس لیے کہ اس کی بنیاد چٹان پر نہ تھی۔

کیا ابتدائی شاگردوں کو آدمیوں کی باتوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا؟ کیا انہیں جھوٹے نظریات سننا نہیں پڑا تھا، اور پھر سب کچھ کر لینے کے بعد، ثابت قدم ریتے ہوئے یہ کہتے ہوئے: 'جو بنیاد رکھ دی گئی ہے اس کے سوا کوئی آدمی دوسری بنیاد نہیں رکھ سکتا'؟ 1 کرنتھیوں 3:11۔

"پس ہمیں اپنے اعتماد کی ابتدا کو آخر تک مضبوطی سے تھامے رکھنا ہے۔ قدرت کے کلمات خدا اور مسیح کی طرف سے اس قوم کو بھیجے گئے ہیں، جو انہیں دنیا سے نکالتے ہوئے، نقطہ بہ نقطہ، موجودہ سچائی کی صاف روشنی میں لے آئے ہیں۔ مقدس آگ سے چھوٹے ہوئے ہونٹوں سے خدا کے خادموں نے پیغام کا اعلان کیا ہے۔ الہی ارشاد نے اعلان کی گئی سچائی کی صداقت پر اپنی مہر لگا دی ہے۔" گواہیاں، جلد 8، 296، 297۔

وہ "دن" جس میں یہ سب کچھ وقوع پذیر ہوتا ہے، بائبل کا وہی "دن" ہے جسے اشعیا اس دن کے طور پر بیان کرتا ہے جب خداوند رب الافواج نے "گریہ و زاری، ماتم، گنجاپن، اور ٹاٹ باندھنے" کے لیے پکارا تھا۔

اور خداوند نے موسیٰ سے کہا: اسی ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو کفارے کا دن ہوگا! وہ تمہارے لیے ایک مقدس اجتماع ہوگا، اور تم اپنی جانوں کو دکھ دو، اور خداوند کے حضور آگ میں جلائی جانے والی قربانی پیش کرو۔ اور اسی دن کوئی کام نہ کرنا، کیونکہ وہ کفارے کا دن ہے تاکہ تمہارے لیے تمہارے خداوند خدا کے حضور کفارہ کیا جائے۔ کیونکہ جو کوئی شخص اسی دن اپنی جان کو دکھ نہ دے، وہ اپنی قوم میں سے کاٹ ڈالا جائے گا۔ اور جو کوئی شخص اسی دن کوئی کام کرے، تو میں اُس شخص کو اُس کی قوم میں سے ہلاک کروں گا۔ تم کسی قسم کا بھی کام نہ کرنا! یہ تمہاری نسل در نسل تمہارے سب مساکن میں ہمیشہ کے لیے ایک قانون ہوگا۔ یہ تمہارے لیے آرام کا سبت ہوگا، اور تم اپنی جانوں کو دکھ دو؛ مہینے کی نویں تاریخ کی شام سے، شام سے شام تک، تم اپنا سبت منایا کرو۔ احبار 23:26-32۔

وہ دن جس کی مثال شبنا اور الیاقیم بن حلکیاہ سے دی گئی ہے، یوم کفارہ کا ضدمثال ہے، جو 1844 سے لے کر میکائیل کے کھڑا ہونے تک کی تاریخ پر محیط ہے۔ اس مدت میں ایڈونٹسٹوں کو اپنی جانوں کو "عذاب دینے" کے لیے بلایا گیا ہے، یا جیسا کہ یسعیاہ بیان کرتا ہے، "رونے، ماتم کرنے، گنجے ہونے، اور ٹاٹ باندھنے" کی دعوت دی گئی ہے۔

1844 میں ہمارا عظیم سردار کاہن آسمانی مقدس کے پاک ترین مکان میں داخل ہوا تاکہ تحقیقی عدالت کے کام کا آغاز کرے۔ راستیاز مردوں کے مقدمات خدا کے حضور نظر ثانی کے لیے پیش ہوتے رہے ہیں۔ جب وہ کام مکمل ہو جائے گا تو زندوں پر عدالت کا فیصلہ سنایا جائے گا۔ یہ پرہیت لمحات کتنے قیمتی اور کتنے اہم ہیں! ہم میں سے ہر ایک کا مقدمہ آسمانی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ ہم میں سے ہر فرد کی اپنے بدن میں کیے گئے اعمال کے مطابق عدالت کی جائے گی۔ مثالی خدمت میں، جب زمینی مقدس کے پاک ترین مکان میں سردار کاہن کی طرف سے کفارے کا کام انجام دیا جاتا تھا، تو لوگوں پر لازم تھا کہ وہ خدا کے حضور اپنی جانوں کو دکھ دیں اور اپنے گناہوں کا اقرار کریں، تاکہ ان کے لیے کفارہ دیا جائے اور ان کے گناہ مٹا دیے جائیں۔ کیا اس ضدِ مثالی یوم کفارہ میں ہم سے اس سے کم تقاضا کیا جائے گا، جب مسیح آسمانی مقدس میں اپنی قوم کی طرف سے شفاعت کر رہا ہے، اور ہر ایک مقدمے پر آخری، ناقابل رجوع فیصلہ سنایا جانے والا ہے؟

اس خوفناک اور سنجیدہ زمانے میں ہماری حالت کیا ہے؟ افسوس، کلیسیا میں کیسا تکبر غالب ہے، کیسی ریاکاری، کیسی دھوکہ دہی، لباس آرائی کی کیسی محبت، کیسی ہلکی مزاجی اور تفریح پسندی، برتری کی کیسی خواہش! یہ سب گناہ ذہن پر اس طرح چھا گئے ہیں کہ ابدی باتیں سمجھی ہی نہیں گئیں۔ کیا ہم پاک کلام کا مطالعہ نہ کریں گے تاکہ جان سکیں کہ ہم اس دنیا کی تاریخ میں کہاں کھڑے ہیں؟ کیا ہم اس کام کے بارے میں بصیرت حاصل نہ کریں گے جو اس وقت ہماری خاطر انجام پا رہا ہے، اور اس مقام کے بارے میں جس پر ہمیں، بطور گنہگار، قائم ہونا چاہیے جبکہ کفارے کا یہ کام جاری ہے؟ اگر ہمیں اپنی جانوں کی نجات کا کچھ بھی خیال ہے تو ہمیں ایک فیصلہ کن تبدیلی لانا ہوگی۔ ہمیں سچی توبہ کے ساتھ خداوند کو ڈھونڈنا چاہیے؛ ہمیں دل کی گہری ندامت کے ساتھ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا چاہیے تاکہ وہ محو کر دیے جائیں۔ منتخب پیغامات، کتاب اول، صفحات 124، 125۔

اور اُس دن خداوند رب الافواج نے رونے، ماتم کرنے، سر منڈانے اور ٹاٹ باندھنے کے لیے بلایا: اور دیکھو، خوشی اور شادمانی، بیلوں اور بھیڑوں کو ذبح کرنا، گوشت کھانا اور شراب پینا: اُو کھائیں اور پیئیں کیونکہ کل ہم مر جائیں گے۔ اشعیا 22:12، 13۔

خداوند نے شبنا کو اپنی جان کو دکھ دینے کے لیے پکارا، مگر اُس نے کھانے پینے اور عیش و عشرت میں لگا رہنے کو چنا۔ خداوند نے اُس کے "کانوں" میں یہ "کھول دیا" کہ شبنا کا گناہ پاک نہ کیا جائے گا۔ جس لفظ کا ترجمہ "پاک" کیا گیا ہے، وہی لفظ احبار میں "کفارہ" کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لاوڈیکائی ایڈونٹسٹ ازم کا یہ گناہ کفارہ نہ پائے گا۔ اب یسعیاہ شبنا (لاوڈیکائی ایڈونٹسٹ) اور حلکیاہ کے بیٹے الیاقیم (فلاڈیلفیائی ایڈونٹسٹ) کے باہمی تعلق پر گفتگو شروع کرتا ہے۔

شبنا "خزانچی" ہے جیسے یہوداہ تھا۔ اور نجمیہ کے دنوں میں طوبیہا خدا کے مقدس میں خزانے کے حجرے میں رہ رہا تھا جہاں نذرانے رکھے جاتے تھے۔ جب نجمیہ نے ہیکل کو پاک کیا تو اُس نے طوبیہا اور اُس کا سامان باہر پھینک دیا۔ شبنا کو بھی باہر پھینکا جائے گا۔ دونوں اس بات کی مثال ہیں کہ اتوار کے قانون کے وقت لاودکیائی ایڈونٹسٹوں کو اگل دیا جائے گا۔

عمونیوں اور موآبیوں کی اسرائیل کے خلاف سنگدلی اور غداری کے سبب، خدا نے موسیٰ کے وسیلہ سے اعلان کیا تھا کہ انہیں اس کی قوم کی جماعت میں داخل ہونے سے ہمیشہ کے لیے روک دیا جائے۔ دیکھیے استثنا 3:23-6۔ اس فرمان کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے سردار کاہن نے خدا کے گھر کے حجرے میں رکھے نذرانوں کو باہر نکال دیا تھا تاکہ اس ممنوعہ قوم کے ایک نمائندے کے لیے جگہ بنائی جائے۔ خدا اور اس کی سچائی کے اس دشمن پر ایسا احسان کرنا، خدا کی توہین کا اس سے بڑا اظہار ممکن نہ تھا۔

فارس سے واپس آ کر نجمیہ کو اس دلیرانہ بے حرمتی کی خبر ملی اور اُس نے دخیل کو نکالنے کے لیے فوری اقدامات کیے۔ 'مجھے اس پر سخت رنج ہوا،' وہ بیان کرتا ہے؛ 'لہذا میں نے طوبیہا کا سارا گھر کا ساز و سامان حجرہ سے باہر پھینک دیا۔ پھر میں نے حکم دیا، اور انہوں نے حجرے پاک کیے؛ وہاں میں نے خدا کے گھر کے برتن، ساتھ ہی اناج کی قربانی اور لوبان بھی دوبارہ لے آیا۔'

نہ صرف ہیکل کی بے حرمتی کی گئی تھی بلکہ نذرانے بھی بے جا استعمال کیے گئے تھے۔ اس سے لوگوں کی سخاوت کی حوصلہ شکنی ہوئی تھی۔ ان کا جوش و جذبہ سرد پڑ گیا تھا، اور وہ اپنا عشر ادا کرنے سے بچکچا رہے تھے۔ خداوند کے گھر کے خزانے خاطر خواہ طور پر بھرے نہیں جاتے تھے؛ ہیکل کی خدمت پر مقرر بہت سے گھوے اور دوسرے خدمت گزار، مناسب سہارا نہ ملنے کے باعث، خدا کے کام کو چھوڑ کر کہیں اور مزدوری کرنے لگے تھے۔ انبیا اور بادشاہ، 670۔

شبنا، یہوداہ اور طوبیہا سب زمانے کے آخر میں لاودکیائی ایڈونٹسٹوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

خداوند رب الافواج یوں فرماتا ہے، جا، اس خزانچی یعنی شبنا کے پاس جو گھر پر مقرر ہے، اور کہہ: یہاں تیرا کیا ہے؟ اور یہاں تیرا کون ہے کہ تونے اپنے لیے یہاں قبر تراشی ہے، جیسے وہ جو بلندی پر اپنے لیے قبر تراشتا ہے اور چٹان میں اپنے لیے مسکن کندہ کرتا ہے؟ دیکھ، خداوند تجھے زبردست اسیری کے ساتھ اٹھا کر لے جائے گا اور ضرور تجھے لپیٹ لے گا۔ وہ یقیناً تجھے زور سے گھما کر گیند کی طرح کسی وسیع ملک میں پھینک دے گا؛ وہاں تو مرے گا، اور وہاں تیری شوکت کے رتھ تیرے آقا کے گھر کی رسوائی ہوں گے۔ اور میں تجھے تیرے منصب سے ہٹا دوں گا، اور وہ تجھے تیرے مرتبہ سے نیچے کھینچ لے گا۔ اشعیاہ 15:22-19۔

جب شمال کا بادشاہ یروشلم کے قریب آ رہا ہے، تو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ پیش قدمی بتدریج تھی اور یروشلم کے شہریوں کو معلوم تھا کہ وہ آنے والی ہے۔ یہی بات یسعیا کے بیسویں باب میں بیان کی گئی ہے جب آشوری سردار ٹرٹن نے مصر میں اشدود کو فتح کیا۔ وہ جانتے تھے کہ کیا آنے والا ہے اور شبنا نے اپنا وقت اپنے لیے ایک شاندار قبر بنوانے میں گزارا۔ ماہرین آثار قدیمہ کو شبنا کی قبر ملی اور انہوں نے قبر کے دروازے پر لکھی ہوئی تحریر کو ہٹا دیا، اور وہ اب ایک برطانوی عجائب گھر میں ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جب شبنا کو ہٹا دیا گیا اور حلقیا کے بیٹے الیاقیم نے شبنا کی قیادت کی جگہ سنبھالی، تو حلقیا کے بیٹے الیاقیم کو ایک شاہی مہر ملی جس سے وہ سرکاری دستاویزات پر اپنے نام کی توثیق کر سکتا تھا۔ وہ مہر بھی ماہرین آثار قدیمہ کو ملی اور وہ انگلینڈ کے اسی عجائب گھر میں ہے۔ عجائب گھر میں شبنا اپنی قبر، یعنی موت کی علامت، کے ذریعے نمایاں ہے، اور حلقیا کے بیٹے الیاقیم کی نمائندگی کی مہر کے ذریعے اسی عجائب گھر میں موجود ہے۔

شمال کے بادشاہ کے بارے میں تنبیہی پیغام کو شبنا کی طرف سے رد کرنے کے باعث، اسے خداوند کے منہ سے اگل دیا گیا، اور کتاب مکاشفہ میں لاودیکیہ کو دی گئی تنبیہ میں "اگل دیا" کا جو لفظ ترجمہ

ہوایے وہ دراصل فوارہ نما قے کے معنی رکھتا ہے۔ نجمیہ کے ساتھ طوبیہ اور اس کا سامان نکال باہر کیا گیا اور شینا کو ایک گیند کی طرح زور سے کسی دور دراز ملک میں اچھال دیا گیا۔ شینا وہ لاوڈیکائی ایڈونٹسٹ ہیں جو 1989 میں جس نبوی پیغام کی مہر کھولی گئی اسے رد کر رہے ہیں اور قبر—حیوان کے نشان—کے لیے تیاری کر رہے ہیں، اور حلقیہ کا بیٹا الیاقیم، فلاڈیلفیا ایڈونٹسٹزمے جو خدا کی مہر حاصل کرتا ہے۔

اور اُس روز ایسا ہوگا کہ میں اپنے خادم حلقیہ کے بیٹے الیاقیم کو بلاؤں گا۔ اور میں اُسے تیرا چوغہ پہنا دوں گا، اور تیری کمر بند سے اُسے مضبوط کروں گا، اور تیری حکومت اُس کے ہاتھ میں سونپ دوں گا؛ اور وہ یروشلم کے باشندوں اور یہوداہ کے گھرانے کے لیے باپ ہوگا۔ اشعیہ 22:20، 21۔

اتوار کے قانون کے وقت ایڈونٹ ازم کے گندم اور کھرپتوار الگ کر دیے جاتے ہیں، اور غالب کلیسیا کی قیادت الیاقیم بن حلقیہ کو دے دی جاتی ہے، اور پھر خداوند اپنی کلیسیا کو ایک علم کے طور پر بلند کرتا ہے جبکہ تیسرے فرشتے کا پیغام بلند پکار تک بڑھ جاتا ہے۔ شاید میں نے "بن حلقیہ" کا فقرہ شامل کر کے ضرورت سے زیادہ تکرار کی ہے، حالانکہ میں محض الیاقیم کہہ سکتا تھا۔ لیکن باپ اور اس کا بچہ مل کر سات آخری بلاؤں سے پہلے ایلیاہ کے پیغام کی علامت ہیں۔ ایلیاہ کا پیغام پہلے (باپ) اور آخری (بیٹے) کی نمائندگی کے لیے باپوں اور بچوں کی علامتی زبان استعمال کرتا ہے۔ یہ نبوی تعلق باب بائیس کی آخری پہیلیوں میں حصہ ڈالتا ہے۔ الیاقیم بن حلقیہ سے وعدہ یہ ہے کہ خداوند اس کے کندھے پر داؤد کے گھر کی کنجی رکھے گا۔

'خاندان داؤد' وہ باپ اور بیٹے کا پیغام ہے جس کا حوالہ یسوع نے باغی یہودیوں کے ساتھ اپنی آخری گفتگو میں دیا تھا۔ یہ وہی جگہ بھی ہے جہاں وہ کتاب مکاشفہ کا اختتام کرتا ہے۔ خاندان داؤد کے پاس ایک چابی تھی، اور اگر کچھ نہیں تو کم از کم وہ 22 اکتوبر 1844 کو استعمال ہوئی، کیونکہ کلام مقدس میں اس چابی کا حوالہ صرف ایک ہی جگہ ملتا ہے، یعنی فلاڈیلفیہ کی کلیسیا کے نام پیغام میں۔

اور میں داؤد کے گھر کی کنجی اس کے کندھے پر رکھوں گا؛ پس وہ کھولے گا اور کوئی بند نہ کرے گا؛ اور وہ بند کرے گا اور کوئی نہ کھولے گا۔ اشعیہ 22:22۔

اور فلاڈیلفیہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ؛ یہ باتیں وہ فرماتا ہے جو قدوس ہے، جو سچا ہے، جس کے پاس داؤد کی کنجی ہے، جو کھولتا ہے اور کوئی بند نہیں کر سکتا؛ اور بند کرتا ہے اور کوئی کھول نہیں سکتا؛ میں تیرے اعمال جانتا ہوں: دیکھ، میں نے تیرے سامنے ایک کھلا دروازہ رکھ دیا ہے، جسے کوئی بند نہیں کر سکتا؛ کیونکہ تیری تھوڑی سی قوت ہے، اور تو نے میرے کلام کو قائم رکھا ہے، اور میرے نام سے انکار نہیں کیا۔ دیکھ، شیطان کے مجمع کے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ وہ یہودی ہیں اور میں نہیں بلکہ جھوٹ بولتے ہیں، دیکھ، میں انہیں ایسا کر دوں گا کہ وہ آ کر تیرے پاؤں کے آگے سجدہ کریں اور جانیں کہ میں نے تجھ سے محبت رکھی ہے۔ چونکہ تو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے، میں بھی تجھے آزمائش کی اس گھڑی سے بچا رکھوں گا جو تمام جہان پر آنے والی ہے، تاکہ زمین کے باشندوں کو آزمایا جائے۔ دیکھ، میں جلد آتا ہوں: جو کچھ تیرے پاس ہے اسے مضبوطی سے تھامے رکھ، تاکہ کوئی تیرا تاج چھین نہ لے۔ جو غالب آئے گا اسے میں اپنے خدا کے ہیکل میں ستون بنا دوں گا، اور وہ پھر کبھی باہر نہ جائے گا؛ اور میں اس پر اپنے خدا کا نام، اور اپنے خدا کے شہر کا نام جو نیا یروشلم ہے، لکھوں گا، جو میرے خدا کی طرف سے آسمان سے اترتا ہے؛ اور میں اس پر اپنا نیا نام لکھوں گا۔ جس کے کان ہوں وہ سن لے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ مکاشفہ 3:7-12۔

الیاقیم ملرائٹ تحریک کے دوران ایک فلاڈیلفیائی کی نمائندگی کرتا ہے جو 22 اکتوبر 1844 کو قدس الاقدس کھولتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ مسیح، جو ہمارا سردار کاہن ہے، تھا جس نے اُس تبدیری دور کا دروازہ کھولا، لیکن مسیح نے حلقیہ کے بیٹے الیاقیم کے کندھے پر کنجی رکھی اور فرمایا کہ "وہ کھولے

گا۔" ہم اُس نکتے تک پہنچ چکے ہیں جس کی نشاندہی میں نے اس مضمون کے آغاز میں کی تھی۔

کتاب اشعیاہ میں اٹھارہ مرتبہ ہمیں "بوجھ" کا لفظ ملتا ہے، لیکن ان میں سے سات مرتبہ اس سے مراد وہ چیز ہے جو کندھے پر اٹھائی جاتی ہے اور گیارہ مرتبہ اس سے مراد تباہی کی پیش گوئی ہوتی ہے۔ ان اٹھارہ میں سے ایک مرتبہ ایسا بھی ہے کہ وہی لفظ، جو تباہی کی پیش گوئی کے معنی میں آتا ہے، بیک وقت کندھے پر اٹھائے جانے والے بوجھ کی نمائندگی کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔

وادی رؤیا کی کہانی ایک پیغام ہلاکت کے بارے میں ہے جو یروشلم میں عبادت کرنے والوں کو دو طبقات میں بانٹ دیتا ہے۔ عدالت کے آغاز کی نشاندہی کرنے والا نبوی پیغام فادر ملر کے ذریعے پیش کیا گیا تھا، اور یہی پہلے فرشتے کا پیغام تھا، جس کا اختتام 22 اکتوبر 1844 کو اس وقت ہوا جب قدس کا دروازہ بند ہوا اور قدس الاقداس کھول دیا گیا۔ وہ "بوجھ" جو ولیم ملر کے کندھے پر رکھا گیا تھا—جسے دنیا تک پہنچانے کی ذمہ داری انہیں سونپی گئی تھی—درحقیقت پہلے فرشتے کا پیغام تھا، ایک پیغام ہلاکت کی پیشگوئی، جس کا اختتام 22 اکتوبر 1844 کو تیسرے فرشتے کے پیغام کی آمد کے ساتھ ہو گیا۔

"میں داؤد کے گھر کی کنجی اُس کے کندھے پر رکھوں گا،" اور یہ کہتا ہے، "اسی دن،" جو کیل محکم جگہ میں ٹھونکی گئی ہے وہ نکال دی جائے گی، کاٹ ڈالی جائے گی، اور گر پڑے گی؛ اور جو بوجھ اس پر تھا وہ کاٹ دیا جائے گا۔"

یہاں جس لفظ کا ترجمہ "بار" کیا گیا ہے، وہ دراصل تباہی کی پیشین گوئی کی نشان دہی کرنے والا لفظ ہے، لیکن یہ تباہی کی پیشین گوئی وہ عبرانی لفظ نہیں جسے اشعیاہ اس چیز کے لیے استعمال کرتا ہے جسے آپ کندھے پر اٹھاتے ہیں۔ جب اسے تباہی کی پیشین گوئی کے معنوں میں لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حلقیہ کے بیٹے الیاقیم کے کندھے پر داؤد کی کنجی رکھی جائے گی، اور جو "بار" اس کے کندھے پر ہے وہ تباہی کی پیشین گوئی ہے۔ یہ نہایت بامعنی لفظی کھیل ہے!

سیسٹر وائٹ بائبل سے منسلک ایک چابی کے بارے میں یہ کہتی ہیں۔

"کلام خدا کے ساتھ ایک ایسی کنجی وابستہ ہے جو ہماری تسکین اور مسرت کے لیے اس قیمتی صندوقچے کو کھول دیتی ہے۔ میں روشنی کی ہر کرن کے لیے شکر گزار ہوں۔ مستقبل میں، جو تجربات اب ہمارے لیے نہایت پراسرار ہیں، وہ واضح ہو جائیں گے۔ کچھ تجربات کو ہم کبھی پوری طرح نہیں سمجھ پائیں گے جب تک یہ فانی لافانی اختیار نہ کر لے۔" مینسکرپٹ ریلیز، جلد 17، صفحہ 261۔

ملر کے اپنے خواب کے بارے میں افتتاحی کلمات میں یہ کہا گیا ہے۔

میں نے خواب دیکھا کہ خدا نے ایک نادیدہ ہاتھ کے ذریعے مجھے ایک نہایت نفیس طور پر تیار کردہ صندوقچہ بھیجا، جو تقریباً دس انچ لمبا اور چھ انچ مربع تھا، اور ابنوس اور موتیوں سے نہایت نفاست کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔ صندوقچے کے ساتھ ایک چابی لگی ہوئی تھی۔ میں نے فوراً چابی لی اور صندوقچہ کھول دیا، تو میری حیرت اور تعجب کی انتہا نہ رہی کہ وہ ہر طرح اور ہر سائز کے جواہرات، ہیرے، قیمتی پتھر، اور سونے چاندی کے سکوں سے، ہر جسامت اور قیمت کے اعتبار سے، لبریز تھا، اور وہ سب صندوقچے میں اپنی اپنی جگہوں پر بڑی خوبصورتی سے سجے ہوئے تھے؛ اور اس طرح سجے ہوئے وہ ایسی روشنی اور جلال منعکس کر رہے تھے جس کی برابری صرف سورج ہی کر سکتا تھا۔ ابتدائی تحریریں، 81۔

خواب کے وہ حواشی جو جیمز وائٹ نے لکھے، ان میں وہ کلید کے بارے میں یہ کہتے ہیں۔

’ساتھ لگی ہوئی چابی‘ اس کے کلام نبوت کی تعبیر کا طریقہ تھی—کلام مقدس کو کلام مقدس سے ملا کر—بائبل خود اپنی مفسر ہے۔ اسی چابی سے برادر ملر نے ’صندوقچہ‘، یعنی آمد کی عظیم سچائی، دنیا کے سامنے کھول دی۔ جیمز وائٹ۔

جیمز وائٹ نے اس خواب پر تبصرہ کیا، اور ایسا کرتے ہوئے انہوں نے ایک دیباچہ لکھا۔ یہ بات سمجھنا نہایت اہم ہے کہ ملر نے یہ خواب دیکھا اور اسے 1847 میں شائع کیا، جو عظیم مایوسی کے کم از کم دو سال بعد تھا، جب پہلے سے متحد ملرائٹ ایڈونٹسٹ منتشر ہو چکے تھے۔ ملر اس تحریک سے الگ ہو چکے تھے، اور وہ "چھوٹا گلہ" جو "چاروں طرف بکھر گیا تھا" ابھی تک اس مایوسی سے دوچار تھا۔ ملر کا خواب اسی صورت حال سے متعلق تھا، اور جیمز وائٹ نے اس پر تبصرہ کیا اور اپن وائٹ نے اس کا بالکل مثبت انداز میں حوالہ دیا۔ جیمز وائٹ نے اس خواب کے لیے ایک دیباچہ لکھا، خواب کو شامل کیا اور پھر چند حواشی کا اضافہ کیا۔ ان معلومات تک رسائی کے خواہشمندوں کے لیے اس مضمون کے آخر میں ان کا دیباچہ، خواب اور حواشی درج ہوں گے۔

اشعیاء باب بائیس ایڈونٹزم کے آغاز اور انجام کی ایک مثال ہے۔ دونوں تاریخوں میں ایک جدائی تھی اور ہوگی: جو 22 اکتوبر 1844 کو واقع ہوئی، اور پھر اتوار کے قانون پر دوبارہ ہوگی۔ ابتدا اور انتہا دونوں مواقع پر یہ جدائی دس کنواریوں کی تمثیل کی تکمیل ہے۔ سسٹر وائٹ ہمیں بتاتی ہیں کہ نادان کنواریاں لاودیکی ہیں۔ شبنا ایڈونٹزم کے آغاز اور انجام میں لاودیکی ایڈونٹسٹوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ الیاقیم، حلقیہ کا بیٹا، فلاڈیلفیائی ایڈونٹسٹوں کی نمائندگی کرتا ہے۔

لیکن حلقیہ بھی ایڈونٹسٹ تحریک کے باپ کی نمائندگی کرتا ہے کیونکہ "وہ یروشلم کے باشندوں اور یہوداہ کے گھرانے کا باپ ہوگا۔" ولیم ملر کو احتراماً "فادر ملر" کہا جاتا تھا۔ ملر کے کندھے پر "کلید داؤد" رکھی گئی تھی، جو اس کے کلام مقدس کے مطالعے کے طریقہ کار کی نمائندگی کرتی ہے، "سٹر بہ سطر۔"

چونکہ صندوق بائبل تھا، اس نے "داؤد کی کنجی" استعمال کی جو نبوتی تعبیر کے اُن اصولوں کی نمائندگی کرتی تھی جن سے اس نے پہلے فرشتے کی سچائیوں کو کھولا۔ وہ اصول (داؤد کی کنجی) اور اس کی تباہی کی پیشگوئی (بار) جو داؤد کی کنجی کے ذریعے سمجھ میں آئی تھی، مقدس میں "ایک پکی جگہ میں کیل" کی طرح لٹکا دیے گئے تھے۔ "کیل" 22 اکتوبر 1844 کی تاریخ تھی۔ لفظ "کیل" سے مراد پن، کیل یا کھونٹی ہے، جو نشان راہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ "بار"، یعنی تباہی کی وہ پیشگوئی جو اُس کیل پر لٹکائی گئی تھی، پہلے فرشتے کا پیغام تھا، اور وہ پیغام 22 اکتوبر 1844 کو اپنے انجام کو پہنچا، جب تباہی کی پیشگوئی پوری ہوگئی اور اسے ہٹا دیا گیا، کاٹ دیا گیا اور وہ گر پڑا۔ اسے اس لیے ہٹایا گیا کہ تباہی کا نبوی پیغام ماضی بن چکا تھا، اور پھر کیل کو پاک ترین جگہ میں منتقل کرنا پڑا، جہاں اس پر تباہی کا ایک اور بار لٹکایا جانا تھا۔

ملر کی تباہی کی پیش گوئی، جسے "داؤد کی کنجی" کے طور پر پیش کیے گئے نبوی قواعد کے ذریعے سمجھا گیا تھا، مقدس مقام میں ایک کیل گاڑ دے گی جو اس کے والد کے گھرانے کے تمام جلال کو تھامے رکھے گی۔ اس عبارت میں "جلال" کے لفظ کا مطلب وزن ہے۔ گھر کے وزن کو جو چیز تھامتی ہے وہ گھر کی بنیاد ہوتی ہے۔ ملر کا بنیادی کام تیسرے فرشتے کے پیغام کی تمام اضافی روشنی—جس کی نمائندگی "نسل اور ذریت" سے کی گئی ہے—کا وزن اٹھائے رکھتا ہے۔ یہ بیکل کے ہر طرح کے ظروف کا وزن بھی سنبھالتا ہے۔ اور ایک جلالی تخت رکھنے کے لیے بیکل کی بنیاد رکھ دی گئی تھی۔

حلقیہ کا بیٹا الیاقیم فلاڈیلفیا کی کلیسیا کی نمائندگی کرتا ہے۔ الیاقیم کا مطلب "اٹھانے والا خدا" ہے، کیونکہ الیاقیم، جو یروشلم کا باپ ہے، ولیم ملر کی نمائندگی کرتا ہے جسے خدا نے اپنے برگزیدہ عہد کے لوگوں کی بنیادیں قائم کرنے کے لیے استعمال کیا۔ وہ حلقیہ کا بیٹا ہے، اور "حلقیہ" دو لفظوں سے ماخوذ ہے: دوسرا "خدا" ہے اور پہلا "نرمی" کے معنی میں ہے، یعنی بولنے کی نرمی۔ حلقیہ خدا کے کلام یا

آواز کی نمائندگی کرتا ہے اور اس کا بیٹا بیکل کے قیام کی نمائندگی کرتا ہے۔

ایڈوینٹزم کے اختتام پر ہلاکت کی ایک پیشین گوئی ہونا لازم ہے، اور وہ پیشین گوئی مکاشفہ باب چودہ کے تیسرے فرشتے کی ہے۔ آخر میں ایک کلید ہونی چاہیے جس کی نمائندگی ملر کی کلید کرتی تھی۔ ہمارے دور میں وہ "کلید" تاریخ کی تکرار پر مبنی ہے، اور خصوصاً اول ذکر کے قاعدے پر، جو اس اصول کو شامل کرتا ہے، یا خود وہی اصول ہے، جس کی نمائندگی خود مسیح بطور الفا اور اومیگا کرتے ہیں۔ ملر کا ایک بیٹا ہونا چاہیے۔ یوں ملر باپ کی حیثیت سے حلقیہ، یعنی خداوند کے کلام، کے برابر ہوتا ہے، اور ملر کا بیٹا الیاقیم ہے، جس کے معنی ہیں "اٹھانے والا خدا"۔ باپ ملر نے بیکل کو برپا کیا اور ملر کا بیٹا اس وقت کی نشاندہی کرتا ہے جب لاودکیہ اور فلدفیہ الگ کر دیے جاتے ہیں اور فلدفیوں کو ایک علم کی طرح بلند کیا جاتا ہے۔ ایک کیل گاڑی جانی چاہیے، مگر ملر کی تاریخ کی طرح مقدس مقام میں نہیں، بلکہ قدس الاقداس میں۔ وہ کیل اور وہ بوجھ جو اس پر لٹکایا گیا ہے تیسرے فرشتے کے پیغام کے اختتام پر کاٹ دیا جائے گا، جیسے پہلے فرشتے کے پیغام کے اختتام پر ہوا تھا۔ جب میکائیل اٹھ کھڑا ہوگا اور انسانی مہلت ختم ہو جائے گی تو ہلاکت کی پیشین گوئی ماضی کی بات ہو جائے گی، ہٹا دی جائے گی، کاٹ دی جائے گی اور گر پڑے گی۔

1844 میں وقت کے گزر جانے کے بعد جو جدائی یا پراگندگی واقع ہوئی تھی، وہ اتوار کے قانون کے وقت دوبارہ ہوگی۔ یسعیاہ باب بائیس اُن حالات کی مثال ہے جو اتوار کے قانون کے بحران میں ہونے والی لاودیکیائی ایڈونٹسٹوں کی فلاذیلفیائی ایڈونٹسٹوں سے جدائی تک لے جاتے ہیں۔

اور لاودیکیوں کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ: یہ باتیں آمین، امانتدار اور سچا گواہ، اور خدا کی خلقت کی ابتدا فرماتا ہے: میں تیرے اعمال کو جانتا ہوں کہ نہ تو سردے نہ گرم؛ کاش تو سرد یا گرم ہوتا۔ پس چونکہ تو نیم گرم ہے اور نہ سردے نہ گرم، میں تجھے اپنے منہ سے اگل دوں گا۔ کیونکہ تو کہتا ہے کہ میں دولت مند ہوں اور مال و دولت میں بڑھ گیا ہوں اور مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں؛ اور تو یہ نہیں جانتا کہ تو بدبخت، قابل ترس، غریب، اندھا اور ننگا ہے۔ میں تجھے صلاح دیتا ہوں کہ مجھ سے آگ میں تپایا ہوا سونا خرید لے تاکہ تو دولت مند ہو جائے؛ اور سفید پوشاکیں تاکہ تو پہن لے اور تیری ننگائی کی شرمندگی ظاہر نہ ہو؛ اور اپنی آنکھوں پر آنکھوں کی دوا لگا تاکہ تو دیکھ سکے۔ جن سے میں محبت رکھتا ہوں ان کو ملامت اور تادیب کرتا ہوں۔ پس غیرت پکڑ اور توبہ کر۔ دیکھ، میں دروازے پر کھڑا کھٹکھٹا رہا ہوں۔ اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کھولے تو میں اس کے پاس اندر آؤں گا اور اس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔ جو غالب آئے اسے میں اپنے ساتھ اپنے تخت پر بیٹھنے دوں گا، جیسے میں بھی غالب آیا اور اپنے باپ کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھ گیا۔ جس کے کان ہوں وہ سن لے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتا ہے۔ مکاشفہ 22-3:7

خواب کے تعارف کے بعد، جیمز وائٹ پھر خواب کو حواشی کے ساتھ شامل کرتے ہیں۔ مجھے جیمز وائٹ کے ملر کے خواب کے اطلاق سے کوئی مسئلہ نہیں، اگرچہ ہم نے اس کے خواب کی ایسی تعبیر اکثر شائع کی ہے جو کچھ حد تک جیمز وائٹ کی تعبیر سے مختلف ہے۔ جیمز وائٹ کا بنیادی نقطہ نظر، جو ہماری شائع کردہ باتوں سے مختلف ہے، یہ ہے کہ وہ "جوہرات" کو خدا کے لوگوں کے تناظر میں رکھتا ہے، جبکہ ہماری فہم میں یہ جوہرات نبوی سچائیاں ہیں۔ اس میں کوئی تضاد نہیں، کیونکہ انسان اسی کی عکاسی کرتا ہے جس پر وہ ایمان رکھتا ہے، اور عظیم مایوسی کے بعد جوہرات کا بکھر جانا اتوار کے قانون سے پہلے خدا کے لوگوں کے بکھرنے کی علامت ہے۔ لیکن یہ حقیقت آئندہ مطالعے کے لیے ہے۔

## ولیم ملر کے خواب کے لیے جیمز وائٹ کا مقدمہ

ذیل کا خواب ایڈونٹ پیرلڈ میں دو سال سے کچھ زیادہ عرصہ قبل شائع ہوا تھا۔ تب میں نے دیکھا کہ اس نے ہماری دوسری آمد کے بارے میں سابقہ تجربے کو صاف طور پر واضح کر دیا تھا، اور یہ

کہ خدانے یہ خواب بکھرے ہوئے ریوڑ کے فائدے کے لیے دیا تھا۔

خداوند کے عظیم اور ہیبتناک دن کے قریب آنے کی علامتوں میں خدانے خوابوں کو بھی مقرر کیا ہے۔ دیکھیں یویل 2:28-31؛ اعمال 2:17-20۔ خواب تین طریقوں سے آسکتے ہیں؛ اول، 'مصروفیات کی کثرت کے باعث' دیکھیں واعظ 3:5۔ دوم، جو لوگ ناپاک روح اور شیطان کے فریب کے زیر اثر ہیں، وہ اُس کے اثر سے خواب دیکھ سکتے ہیں۔ دیکھیں استثنا 1:8-5؛ یرمیاہ 23:25-28؛ 27:9؛ 29:8؛ زکریاہ 10:2؛ یہوداہ 8۔ اور سوم، خدا ہمیشہ اپنے لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ کم یا زیادہ تعلیم دیتا آیا ہے اور آج بھی دیتا ہے، جو فرشتوں اور روح القدس کی وساطت سے آتے ہیں۔ جو لوگ حق کی صاف روشنی میں قائم ہیں وہ پہچان لیں گے کہ کب خدا انہیں خواب دیتا ہے؛ اور ایسے لوگ جھوٹے خوابوں سے دھوکا نہ کھائیں گے اور نہ گمراہ ہوں گے۔

اور اُس نے کہا، اب میری باتیں سنو؛ اگر تمہارے درمیان کوئی نبی ہو تو میں، خداوند، رؤیا میں اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کروں گا، اور خواب میں اُس سے کلام کروں گا۔ گنتی 5:12۔

یعقوب نے کہا، 'خداوند کا فرشتہ خواب میں مجھ سے کلام کیا'۔ پیدائش 31:2۔ 'اور خدا رات کو خواب میں لابان آرامی کے پاس آیا'۔ پیدائش 31:24۔ یوسف کے خواب پیدائش 37:5-9 میں پڑھیں، اور پھر ان کے مصر میں پورا ہونے کی دلچسپ کہانی بھی پڑھیں۔

جعون میں خداوند رات کو خواب میں سلیمان پر ظاہر ہوا۔ 1 سلاطین 3:5۔ دانیال کے دوسرے باب کی عظیم اور اہم مورت خواب میں دکھائی گئی تھی، اور ساتویں باب کے چار حیوان وغیرہ بھی اسی طرح خواب میں دکھائے گئے تھے۔ جب بیروڈیس نے نوزائیدہ نجات دہندہ کو ہلاک کرنا چاہا تو یوسف کو خواب میں خبردار کیا گیا کہ وہ مصر کو بھاگ جائے۔ متی 2:13۔

اور ایسا ہوگا کہ آخری دنوں میں، خدا فرماتا ہے، میں اپنی روح ہر بشر پر اُنڈیلوں گا؛ اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کریں گے، اور تمہارے نوجوان رویا دیکھیں گے، اور تمہارے بوڑھے خواب دیکھیں گے۔ اعمال 2:17

نبوت کا عطیہ، خوابوں اور رویاؤں کے ذریعے، یہاں روح القدس کا پہل ہے، اور آخری دنوں میں اس قدر ظاہر ہوگا کہ ایک نشانی قرار پائے۔ یہ انجیل کی کلیسیا کی عطاؤں میں سے ایک ہے۔

اور اُس نے بعض کو رسول مقرر کیا؛ اور بعض کو نبی؛ اور بعض کو مبشر؛ اور بعض کو پاسبان اور استاد؛ تاکہ مقدسین کی تکمیل ہو، خدمت کے کام کے لیے، اور مسیح کے بدن کی تعمیر کے لیے۔ افسیوں 4:11، 12

اور خدانے کلیسیا میں بعض کو مقرر کیا، پہلے رسول، ثانیاً انبیا، وغیرہ۔ 1 کرنتھیوں 7:28۔

نبوتوں کو حقیر نہ جانو۔ 1 تھسلونیکوں 5:20۔ نیز دیکھو: اعمال 13:1؛ 21:9؛ رومیوں 12:6؛ 1 کرنتھیوں 14:1، 24، 39۔ انبیا یا نبوتیں مسیح کی کلیسیا کی تعمیر کے لیے ہیں؛ اور کلام خدا سے ایسا کوئی ثبوت نہیں پیش کیا جا سکتا کہ یہ مبشرین، پاسبانوں اور معلموں کے موقوف ہونے سے پہلے ہی موقوف ہو جائے تھے۔ لیکن معترض کہتا ہے، 'اتنے زیادہ جھوٹے رؤیا اور خواب ہوئے ہیں کہ میں اس قسم کی کسی چیز پر بھروسا نہیں کر سکتا'۔ یہ سچ ہے کہ شیطان نے اس کی نقل بھی بنا رکھی ہے۔ اس کے پاس ہمیشہ جھوٹے نبی رہے ہیں، اور یقیناً ہم اب بھی ان کی توقع کر سکتے ہیں، فریب اور فتح کی اس کی آخری گھڑی میں۔ جو لوگ صرف اس لیے ایسی خاص مکاشفات کو رد کرتے ہیں کہ ان کی نقل موجود ہے، وہ اسی منطق سے ایک قدم اور آگے بڑھ کر یہ بھی انکار کر سکتے ہیں کہ خدانے کبھی انسان پر خواب یا رؤیا میں اپنے آپ کو ظاہر کیا ہو، کیونکہ نقل تو ہمیشہ موجود رہی ہے۔

خواب اور رویا وہ وسیلہ ہیں جن کے ذریعے خدا نے اپنے آپ کو انسان پر ظاہر کیا ہے۔ اسی وسیلے سے اس نے انبیا سے کلام کیا؛ اس نے نبوت کے عطیہ کو کلیسیائے انجیل کے عطایا میں شامل کیا ہے، اور خوابوں اور رویاؤں کو 'آخری ایام' کی دوسری نشانیوں کے ساتھ شمار کیا ہے۔ آمین۔

"میرا مقصد مندرجہ بالا ملاحظات میں یہ رہا ہے کہ اعتراضات کو کتاب مقدس کے مطابق انداز میں دور کروں اور قاری کے ذہن کو ذیل میں آنے والے بیان کے لیے تیار کروں۔" جیمز واٹ، برادر ملر کا خواب، 1-3۔

## ولیم ملر کا دوسرا خواب

میں نے خواب دیکھا کہ خدا نے ایک نادیدہ ہاتھ کے ذریعے مجھے ایک نرالے انداز سے تیار کردہ صندوقچہ بھیجا، جو تقریباً دس انچ لمبا اور چھ انچ مربع تھا، ابنوس اور موتیوں سے نہایت نفاست کے ساتھ جڑا ہوا۔ صندوقچے کے ساتھ ایک چابی لگی ہوئی تھی۔ میں نے فوراً چابی لی اور صندوقچہ کھول دیا تو میری حیرت و تعجب کے لیے دیکھا کہ وہ ہر قسم اور ہر جسامت کے جواہرات، پیرے، قیمتی پتھر، اور سونے چاندی کے ہر ناپ اور قیمت کے سکوں سے بھرا ہوا تھا، جو صندوقچے میں اپنی اپنی جگہ نہایت خوبصورتی سے سجے ہوئے تھے؛ اور اس ترتیب کے ساتھ وہ ایسی روشنی اور شان منعکس کر رہے تھے جس کی برابری بس سورج ہی کر سکتا تھا۔

میں نے یہ اپنا فرض نہ سمجھا کہ اس شاندار منظر کا لطف اکیلا اٹھاؤں، اگرچہ اس کے اندر موجود چیزوں کی چمک دمک، خوبصورتی اور قدر و قیمت سے میرا دل بے حد مسرور تھا۔ چنانچہ میں نے اسے اپنے کمرے کی درمیانی میز پر رکھ دیا اور یہ اعلان کر دیا کہ جس کسی کو خواہش ہو وہ آ کر اس زندگی میں انسان نے کبھی دیکھا ہوا سب سے پر جلال اور تابناک منظر دیکھ لے۔

لوگ اندر آنے لگے، ابتدا میں چند ہی تھے، مگر بڑھتے بڑھتے ہجوم بن گیا۔ جب وہ پہلی بار صندوقچہ کے اندر جھانکتے تو حیران ہوتے اور خوشی سے پکار اٹھتے۔ لیکن جب تماشائی بڑھ گئے تو ہر ایک جواہرات کو چھیڑنے لگا، انہیں صندوقچہ سے نکال کر میز پر بکھیرنے لگا۔ مجھے یہ خیال آنے لگا کہ مالک مجھ سے پھر صندوقچہ اور جواہرات طلب کرے گا؛ اور اگر میں نے انہیں بکھرنے دیا تو میں انہیں پہلے کی طرح دوبارہ صندوقچہ میں اپنی اپنی جگہ کبھی نہ رکھ سکوں گا؛ اور مجھے محسوس ہوا کہ میں اس جوابدہی کو کبھی نبھا نہ سکوں گا، کیونکہ وہ بے حد بھاری تھی۔ تب میں نے لوگوں سے التماس کی کہ انہیں ہاتھ نہ لگائیں اور نہ ہی انہیں صندوقچہ سے نکالیں؛ مگر جتنا میں التماس کرتا، وہ اتنا ہی زیادہ انہیں بکھیرتے جاتے؛ اور اب یوں لگتا تھا کہ انہوں نے انہیں پورے کمرے میں، فرش پر اور کمرے کے فرنیچر کے ہر ٹکڑے پر بکھیر دیا ہے۔

پھر میں نے دیکھا کہ اصلی جواہرات اور سکوں کے درمیان انہوں نے بے شمار جعلی جواہرات اور نقلی سکے بکھیر دیے تھے۔ ان کی پست حرکت اور ناشکری پر مجھے سخت غصہ آیا، اور میں نے اس پر انہیں سرزنش اور ملامت کی؛ لیکن جتنا میں سرزنش کرتا گیا، وہ اتنا ہی زیادہ اصلی جواہرات اور سکوں کے درمیان جعلی جواہرات اور نقلی سکے بکھیرتے گئے۔

پھر میری نفسانی طبیعت برافروختہ ہو گئی اور میں نے انہیں کمرے سے نکالنے کے لیے جسمانی قوت استعمال کرنا شروع کی؛ مگر جب میں ایک کو باہر دھکیلتا تو تین اور اندر آ جاتے اور مٹی، برادہ، ریت اور ہر طرح کا کوڑا کرکٹ لے آتے، یہاں تک کہ انہوں نے اصلی جواہرات، پیرے اور سکے سب ڈھانپ دیے اور وہ سب نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ انہوں نے میرے صندوقچے کو بھی چیر پھاڑ دیا اور اس کے ٹکڑے کوڑے کرکٹ میں بکھیر دیے۔ مجھے لگا کہ کوئی شخص میرے غم یا میرے غصے کی پروا نہیں کرتا۔ میں بالکل دل شکستہ اور مایوس ہو گیا اور بیٹھ کر رو دیا۔

جب میں اپنے بڑے نقصان اور اپنی جواب دہی پر اسی طرح رو رہا اور ماتم کر رہا تھا، مجھے خدا یاد آیا، اور میں نے دل سے دعا کی کہ وہ میری مدد بھیجے۔ فوراً دروازہ کھلا اور ایک آدمی کمرے

میں داخل ہوا تو سب لوگ وہاں سے چلے گئے؛ اس کے ہاتھ میں گرد صاف کرنے کا برش تھا۔ اس نے کھڑکیاں کھولیں اور کمرے کی گرد و غبار اور کچرا جھاڑنے لگا۔

میں نے اسے پکارا کہ باز رہ، کیونکہ کوڑا کرکٹ کے درمیان کچھ قیمتی جواہرات بکھرے ہوئے تھے۔

"اس نے مجھ سے کہا کہ 'ڈرو مت، کیونکہ وہ 'ان کا خیال رکھے گا۔"

پھر، جب وہ گرد و کچرا، جعلی زیورات اور نقلی سبکے جھاڑ رہا تھا، تو یہ سب بادل کی مانند اٹھے اور کھڑکی سے باہر نکل گئے، اور ہوا انہیں اڑا کر لے گئی۔ افراتفری میں میں نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کر لیں؛ جب کھولیں تو سارا کچرا غائب تھا۔ قیمتی جواہرات، پیرے، سونے اور چاندی کے سبکے کمرے بھر میں فراوانی سے ہر طرف بکھرے پڑے تھے۔

پھر اس نے میز پر ایک صندوقچہ رکھا، جو پہلے والے سے کہیں بڑا اور زیادہ خوبصورت تھا، اور زیورات، پیرے، سکے مٹھی بھر بھر کر سمیٹے، اور انہیں صندوقچے میں ڈال دیا، یہاں تک کہ ایک بھی باقی نہ رہا، حالانکہ بعض پیرے سوئی کی نوک سے بھی بڑے نہ تھے۔

پھر اس نے مجھ سے کہا کہ 'آ کر دیکھو'۔

"میں نے صندوقچے میں جھانکا، مگر منظر دیکھ کر میری آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ وہ اپنی سابقہ شان سے دس گنا زیادہ چمک رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ جن شریر لوگوں نے انہیں خاک میں بکھیر کر روند ڈالا تھا، انہی کے قدموں نے انہیں ریت میں رگڑ رگڑ کر چمکا دیا تھا۔ وہ صندوقچے میں نہایت خوبصورت ترتیب سے رکھے ہوئے تھے، ہر ایک اپنی جگہ پر، اور انہیں ڈالنے والے شخص کی کوئی ظاہری مشقت دکھائی نہیں دیتی تھی۔ میں انتہائی مسرت سے چیخ اٹھا، اور اسی چیخ نے مجھے جگا دیا۔" ابتدائی تحریفات، 81-83۔

## جیمز وائٹ کے حاشیے

"صندوقچہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد سے متعلق بائبل کی عظیم سچائیوں کی نمائندگی کرتا ہے، جو بھائی ملر کو دنیا میں شائع کرنے کے لیے دی گئی تھیں۔"

منسلک 'چابی' اُن کے نبوتی کلام کی تفسیر کرنے کا طریقہ تھی—کتاب مقدس کا کتاب مقدس سے تقابل—یعنی بائبل خود اپنی مفسر ہے۔ اسی چابی سے برادر ملر نے 'صندوقچہ'، یا دنیا کے لیے آمد کی عظیم سچائی، کو کھولا۔

'لوگ اندر آئے لگے؛ ابتدا میں تعداد کم تھی، مگر بڑھتے بڑھتے ہجوم بن گیا! جب آمد کے عقیدے کی پہلی بار بھائی ملر اور چند ایک اور نے منادی کی، تو اس کا اثر بہت ہی کم ہوا، اور بہت ہی کم لوگ اس سے بیدار ہوئے؛ لیکن 1840 سے 1844 تک، جہاں کہیں بھی اس کی منادی کی گئی، پوری برادری بیدار ہو گئی۔

وہ "جواہرات، پیرے وغیرہ" جو "ہر طرح اور ہر جسامت کے" تھے اور "صندوقچے میں اپنی اپنی جگہ نہایت خوبصورتی سے جڑے ہوئے" تھے، خدا کے فرزندوں کی نمائندگی کرتے ہیں، [ملاکی 3:17]، جو تمام کلیسیاؤں سے، اور زندگی کے تقریباً ہر طبقے اور ہر حالت سے تھے؛ جنہوں نے آمدِ ثانی کے ایمان کو قبول کیا، اور حق کے مقدس مقصد میں اپنی اپنی جگہ جرات مندانہ موقف اختیار کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ جب وہ اسی نظم کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے، ہر ایک اپنی ذمہ داری ادا کر رہا تھا اور خدا کے حضور فروتنی سے چل رہا تھا، تو انہوں نے دنیا پر "نور اور جلال" ایسا منعکس کیا کہ اس کی برابری صرف رسولوں کے زمانے کی کلیسیا کرتی تھی۔ پیغام، [مکاشفہ 14:6، 7] گویا ہوا کے پروں پر اڑتا ہوا چلا گیا، اور دعوت، "آؤ، کیونکہ سب چیزیں اب تیار ہیں،" [لوقا 14:17] قوت اور تاثیر کے ساتھ دور دور تک پھیل گئی۔

جب اڑتا ہوا فرشتہ [7] [7, 6:14] نے پہلی بار ابدی خوشخبری کی منادی کرنی شروع کی، 'خدا سے ڈرو، اور اسے جلال دو؛ کیونکہ اس کی عدالت کی گھڑی آپہنچی ہے،' تو یسوع کے آنے اور بحالی کے پیش نظر بہت سے لوگ خوشی سے نعرہ زن ہوئے، جو بعد میں مخالف ہو گئے، تمسخر کیا، اور اسی سچائی کا مذاق اڑایا جس نے کچھ ہی پہلے انہیں خوشی سے بھر دیا تھا۔ انہوں نے جواہرات میں کھلبلی مچائی اور انہیں بکھیر دیا۔ یہ ہمیں 1844 کی خزاں تک لے آتا ہے، جب بکھیرنے کا زمانہ شروع ہوا۔ غور کیجیے: وہی لوگ جنہوں نے کبھی 'خوشی سے نعرہ زن ہوئے تھے'، انہوں نے ہی جواہرات میں کھلبلی مچائی اور انہیں بکھیر دیا۔ اور 1844 کے بعد سے ریوڑ کو اتنے مؤثر طور پر بکھیر کر اور گمراہ کسی نے نہیں کیا جتنا ان لوگوں نے، جو کبھی سچائی کی منادی کرتے اور اس میں خوش ہوتے تھے؛ لیکن بعد میں انہوں نے خدا کے کام اور ہمارے ماضی کے ظہور کے تجربے میں نبوت کی تکمیل کا انکار کر دیا۔

سن 1844 کے ساتویں مہینے میں آدھی رات کی پکار کے بعد کئی مہینوں تک، بھائی ملر کی گواہی یہ تھی کہ دروازہ بند ہو چکا تھا، اور یہ کہ ایڈونٹ تحریک نبوت کی تکمیل تھی، اور یہ کہ ہم وقت کی منادی کرنے میں برحق تھے۔ پھر اُس نے ایڈونٹ ہیرلڈ کے ذریعے اپنے بھائیوں کو نصیحت کی کہ مضبوطی سے قائم رہیں، صبر کریں، اور آپس میں بڑبڑائیں نہیں؛ اور یہ کہ خدا جلد ہی انہیں وقت کی منادی کرنے کے سبب راست ٹھہرائے گا۔ اس طرح وہ جواہرات کے لیے حمایت کرتا رہا، جبکہ اسے اُن کے لیے اپنی 'ذمہ داری' کا احساس تھا، اور کہ 'یہ نہایت بھاری ہوگی'۔

وہ 'جعلی جواہرات اور نقلی سکے' جو اصلی کے درمیان بکھرے ہوئے تھے، واضح طور پر جھوٹے ایمان لانے والوں، یا 'غیر کی اولاد' [5:7] [5:7] کی نمائندگی کرتے ہیں، جو 1844 میں دروازہ بند ہونے کے بعد سے پائے جاتے ہیں۔

دوسرا 'صندوق جو پہلے والے سے بہت بڑا اور زیادہ خوبصورت تھا'، جس میں بکھرے ہوئے 'جواہر'، 'پیرے' اور 'سکے' جمع کیے گئے تھے، زندہ موجودہ سچائی کے اس وسیع میدان کی نمائندگی کرتا ہے جس میں بکھرا ہوا ریوڑ جمع کیا جائے گا، حتیٰ کہ 144,000، جن سب پر زندہ خدا کی مہر ہوگی۔ قیمتی پیروں میں سے ایک بھی تاریکی میں نہیں چھوڑا جائے گا۔ اگرچہ بعض 'سوئی کی نوک سے بھی بڑے نہیں' ہیں، وہ نظر انداز نہیں کیے جائیں گے اور اس روز باہر نہیں رہ جائیں گے جب خدا اپنے جواہر جمع کر رہا ہے۔ [ملاکی 3:16-18]۔ وہ اپنے فرشتوں کو بھیج سکتا ہے اور انہیں جلدی سے باہر نکال سکتا ہے، جیسے اس نے لوط کو سدوم سے نکالا تھا۔ 'زمین پر خداوند ایک مختصر کام کرے گا'۔ وہ اسے راستبازی میں مختصر کر دے گا۔' رومیوں 9:28 دیکھیں۔

'گندگی اور برادہ، ریت اور ہر طرح کا کچرا' اُن مختلف اور بے شمار غلطیوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو 1844 کی خزاں سے دوسری آمد کے ماننے والوں میں داخل کی گئی ہیں۔ یہاں میں ان میں سے چند کا ذکر کروں گا۔

1. 'آدھی رات کی پکار' دیے جانے کے فوراً بعد بعض 'چرواہوں' نے جس جسارت آمیز موقف کو اختیار کیا، وہ یہ تھا کہ ساتویں ماہ کی تحریک کے ساتھ رینے والی روح القدس کی پربیت، دلوں کو پگھلا دینے والی قدرت دراصل مسمری اثر تھی۔ جارج سٹورز اس موقف کو اختیار کرنے والوں میں سب سے پہلے لوگوں میں تھا۔ اس کی تحریریں 1844 کے آخری حصے میں "Cry" Cry میں دیکھیں، جو اُس وقت نیو یارک شہر میں شائع ہوتی تھی۔ جے۔ وی۔ ہائمز نے، بہار 1845 میں البانی کانفرنس میں، کہا کہ ساتویں ماہ کی تحریک نے سات فٹ گہرا مسمرزم پیدا کیا۔ یہ بات مجھے اس شخص نے بتائی جو وہاں موجود تھا اور اس نے یہ جملہ خود سنا۔ دوسرے وہ لوگ جو ساتویں ماہ کی پکار میں سرگرم تھے، بعد میں اس تحریک کو شیطان کا کام قرار دے چکے ہیں۔ مسیح اور روح القدس کے کام کو شیطان کی طرف منسوب کرنا ہمارے نجات دہندہ کے ایام میں بھی کفر گوئی تھا، اور اب بھی کفر گوئی ہے۔

۲. معین وقت پر بہت سی کوششیں۔ چونکہ ۲۳۰۰ دن ۱۸۴۴ میں ختم ہو گئے تھے، اس کے بعد سے مختلف افراد کی جانب سے ان کے اختتام کے لیے متعدد اوقات مقرر کیے گئے ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے انہوں نے 'سنگ میل' بٹا دیے، اور پوری آمد ثانی کی تحریک پر تاریکی اور شکوک و شبہات کا سایہ ڈال دیا۔

3. روحانیت اپنی تمام بناوٹی دلکشیوں اور بے اعتدالیوں سمیت۔ شیطان کی یہ چال، جس نے ہلاکت خیز کام کیا ہے، اس کی مثال 'برادہ' اور 'ہر قسم کے کوڑا کرکٹ' سے نہایت موزوں طور پر دی گئی ہے۔ روحانیت کا زہر پی جانے والوں میں سے بہت سوں نے ہمارے گزشتہ ایڈونٹ تجربے کی سچائی تسلیم کی، اور اسی حقیقت سے بہتوں کو یہ باور کرا دیا گیا کہ روحانیت اس عقیدے کا قدرتی نتیجہ تھی کہ خدا نے 1843 اور 1844 میں عظیم ایڈونٹ تحریکیں چلائیں۔ پطرس ان کے بارے میں، جو 'ہلاکت خیز بدعتیں داخل کریں گے، بلکہ اس خداوند کا بھی انکار کریں گے جس نے انہیں مول خریدایا،' یوں کہتا ہے: 'جن کے سبب سے حق کی راہ کی بدنامی ہوگی۔'

۴. S. S. Snow جو اپنے آپ کو 'نبی ایلیاہ' ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یہ شخص اپنی عجیب و غریب اور بے لگام روش میں اس ہلاکت خیز کام میں اپنا حصہ بھی ادا کر چکا ہے، اور اس کی روش میں بہت سے دیانتدار نفوس کے ذہنوں میں منتظر مقدسین کی صحیح حیثیت کو بدنام کرنے کا رجحان رہا۔

ان غلطیوں کی اس فہرست میں میں بہت سی اور چیزیں بھی شامل کر سکتا ہوں، مثلاً مکاشفہ 20:4، 7 کے 'ہزار سال' کو ماضی میں سمجھنا، مکاشفہ 7:4؛ 14:1 کے 144,000، وہ جو مسیح کے جی اٹھنے کے بعد 'قبروں سے اٹھے اور باہر آئے'، بے عملی کا عقیدہ، شیرخوار بچوں کی ہلاکت کا عقیدہ، وغیرہ وغیرہ۔

یہ غلطیاں اس قدر جانفشانی سے پھیلانی گئیں اور منتظر جماعت پر اس زور سے مسلط کی گئیں کہ جب بھائی ملرنے وہ خواب دیکھا تو حقیقی جواہر 'نگاہوں سے اوجھل کر دیے گئے' تھے، اور نبی کے الفاظ صادق آتے تھے—'اور عدالت پیچھے ہٹ گئی ہے، اور انصاف دور کھڑا ہے،' وغیرہ وغیرہ۔ اشعیا 59:14 دیکھیں۔ اس وقت ملک میں کوئی بھی ایسا آمد ثانی سے متعلق اخبار نہ تھا جو حقیقتِ حاضرہ کے مقصد کی حمایت کرتا۔ The Day-Dawn، چھوٹی جماعت کے درست موقف کا دفاع کرنے والا آخری تھا؛ لیکن وہ اس سے کئی ماہ پہلے بند ہو چکا تھا جب خداوند نے بھائی ملر کو یہ خواب دیا؛ اور اپنی آخری سانسوں میں اس نے تھکے بارے، آپس بھرتے مقدسین کو 1877 کی طرف—جو اس وقت مستقبل میں تیس برس بعد تھا—ان کی آخری نجات کے وقت کے طور پر اشارہ کیا۔ افسوس! افسوس! تعجب نہیں کہ بھائی ملرنے اپنے خواب میں اس افسوسناک حالت حال پر 'بیٹھ گیا اور رویا'۔

بھائی میلرنے 22 دسمبر 1849 کو موت کی آغوش میں آنکھیں موند لیں، جس سے ان کے خواب کے مندرجہ ذیل الفاظ پورے ہوئے: "ہنگامے میں میں نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔" یہ حیرت انگیز تکمیل اس قدر واضح ہے کہ کوئی بھی اسے دیکھنے سے محروم نہیں رہے گا۔

"یہ صندوق اس آمد ثانی کی سچائی کی نمائندگی کرتا ہے جسے بھائی ملرنے دنیا کے سامنے شائع کیا تھا، جیسا کہ دس کنواریوں کی تمثیل میں واضح کیا گیا ہے۔ [متی 1:25-11]۔ اول، وقت، 1843؛ دوم، تاخیر کا وقت؛ سوم، آدھی رات کی پکار، ساتویں مہینے 1844 میں؛ اور چہارم، بند دروازہ۔ جو کوئی 1843 سے آمد ثانی کے اخبارات پڑھتا آیا ہے، اس بات سے انکار نہیں کرے گا کہ بھائی ملر نے آمد ثانی کی تاریخ کے ان چار اہم نکات کی وکالت کی ہے۔ اس ہم آہنگ نظام حق یا 'صندوق' کو ان لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ردی میں بکھیر دیا ہے جنہوں نے اپنے ہی تجربے کو رد کر دیا ہے، اور انہی سچائیوں کا انکار کیا ہے جن کی انہوں نے بھائی ملر کے ساتھ مل کرے خوفی سے دنیا کے سامنے منادی کی تھی۔"

اس وقت کلیسیا پاک ہوگی اور 'خدا کے تخت کے حضور بے عیب' ہوگی؛ اپنی تمام غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں کا اقرار کرے، اور انہیں مسیح کے خون کے وسیلہ سے دھلوا کر اور مٹا کر، وہ 'داغ یا جھری، یا ایسی کوئی چیز' کے بغیر ہوگی۔ پھر وہ 'اپنی پہلی شان و شوکت کے دس گنا جلال' کے ساتھ چمکے گی۔ جیمز وائٹ اوسویگو، مئی، 1850.